صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 17 دسمبر 2012ء بمطابق 03 صفر 1434 ہجری بعداز دوپہر چار بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍO اِرَمَ ذَاتِ الۡعِمَادِO الَّتِی لَمۡ یُخۡلَقۡ مِثۡلُهَا فِی الۡبِلَادِO وَثَمُودَ الَّذِینَ جَابُوا الصَّخۡرَ بِالۡوَادِO وَفِرۡعَوۡنَ ذِی الۡاَوۡتَادِO الَّذِینَ طَغَوۡا فِی الۡبِلَادِO فَاَکۡثَرُوا فِیهَا الۡفَسَادَOفَصَبَّ عَلَیۡهِمۡ رَبُّکَ سَوۡطَ عَذَابٍO اِنَّ رَبَّکَ لَبِالۡمِرۡصَادِ۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیمِ۔

(ترجمہ): کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے عاد کے ساتھ کیا کیا۔ (جو) ارم (کہلاتے تھے اتنے) دراز قد۔ کہ تمام ملک میں ایسے پیدا نہیں ہوئے تھے۔ اور ثمود کے ساتھ (کیا کیا) جو وادیٔ (قریٰ) میں پتھر تراشتے تھے (اور گھر بناتے) تھے۔ اور فرعون کے ساتھ (کیا کیا) جو خیمے اور میخیں رکھتا تھا۔ یہ لوگ ملکوں میں سرکش ہو رہے تھے۔ اور ان میں بہت سی خرابیاں کرتے تھے۔ تو تمہارے پروردگار نے ان پر عذاب کا کوڑا نازل کیا۔ بے شک تمہارا پروردگار تاک میں ہے۔ و آخِرُ الدَعوٰنا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ میں جناب مجاہد اسلم ثوری صاحب، ڈائریکٹر، ایف ای ایف اکیڈمی اور ایف ای ایف اکیڈمی میں ٹریننگ حاصل کرنے والے ایسوسی ایٹ پروفیسرز کو صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا میں آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ودریږه جی چې دا 'کوئسچنز آور' ختم شی، بیا به تاسو خپل۔۔۔۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب! دا پرون چې د باچا خان انټرنیشنل ایئرپورټ دا کومه واقعه چې شوې ده نو په دې باندې خبره او په دیکښې چې کوم کسان شهیدان شوې دی، د هغوی د پاره د دعا اوغوښتے شی۔

جناب سپیکر: دې باندې به کوؤ، وروستو ټولې خبرې به کوؤ۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: حافظ اختر علی صاحب، معزز رکن جن دھماکوں میں شہید ہونے والے ہمارے حضرات کیلئے، وہ دعا کیلئے ریکویسٹ کر رہے ہیں، مہربانی کر کے ان کے لئے دعا فرمائی جائے۔ حافظ اختر علی صاحب۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: آنریبل مفتی کفایت اللہ صاحب، سوال نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: سوال نمبر 02۔

جناب سپیکر: جی۔

* 02 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مانسہرہ کا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال 2005 کے زلزلے میں تباہ ہوا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ ہسپتال میں تعمیراتی کام کی موجودہ حالت کیا ہے؛

(ii) آیا مذکورہ ہسپتال کی پرانی عمارت جو کہ ناقص میٹریل کی وجہ سے تباہ ہوئی تھی، کے ضمن میں متعلقہ ٹھیکیدار کے خلاف کوئی انکوائری ہوئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا)</u>: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال مانسہرہ کے دو بڑے بلاک 2005 کے زلزلے میں تباہ ہوئے تھے۔

(ب) (i) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال مانسہرہ جس کا موجودہ نام شاہ عبداللہ تدریسی ہسپتال مانسہرہ ہے، وہ سعودی امدادی فنڈ سے زیر تعمیر ہے، کام تقریباً آدھا ہو چکا ہے، پراجیکٹ کی مدت تکمیل اکتوبر 2012 ہے۔

(ii) پرانی عمارت کے نقصانات کے بابت اس وقت کی وزیر اعلیٰ انسپکشن ٹیم اور انجینئرنگ یونیورسٹی پشاور کی ٹیم نے انکوائری کی تھی۔ (رپورٹ ایوان کو فراہم کی گئی)۔

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary?

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: جی ہاں، اس میں سپلیمنٹری تو نہیں کہنا چاہیئے یعنی میں نے جو سوال کیا ہے، انہوں نے اس کو بتانے کے بجائے چھپانے کی کوشش کی ہے۔ میرے پاس جو کاپی انہوں نے دی ہے، اس میں لکھا ہوا ہے کہ اس کی انکوائری رپورٹ کے 119 pages ہیں اور میرے سامنے صرف دو Pages پڑے ہوئے ہیں اور پھر جو فائنل رپورٹ ہے، جو اس کا ایک حصہ ہے اس کا صفحہ نمبر 14 میرے پاس ہے اور 15، اس کے معنی ہیں کہ پہلے کے 13 صفحے جو ہیں، وہ اس میں شامل نہیں ہیں، ابھی جو۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جو آپ کے کام کا صفحہ ہے، وہ شامل نہیں ہے؟

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: جی، پھر ابھی جو میں آیا تو انہوں نے مجھے ایک بڑی کاپی پکڑوائی ہے، میں سمجھا یہ ماسٹر کاپی ہے لیکن جب میں نے اس کو کھولا تو میرے خیال میں سیکرٹریٹ والوں سے غلطی ہو گئی ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نو څه وائی سیکرټریټ؟

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: نور سحر بی بی کی کاپی مجھے دے دی ہے اور میری کاپی انہوں نے نور سحر کو دے دی ہے۔ یہاں جو ضخامت ہے، یہ ہے اسٹیبلشمنٹ کا ایک سوال جو میرا سوال نہیں ہے اور محترمہ نور سحر بی بی کا ہے، میرا سوال صحت سے متعلق ہے، اسکی بھی مجھے ڈیٹیلز دینی چاہئیں تھیں، ظاہر ہے ایک سو چوبیس ارکان کو نہیں دے سکتے تو آپ نے ایک رولنگ دی تھی کہ جو محرک ہے، اس کو آپ کم از کم ایک کاپی دیں اور وہ کاپی یہاں نہیں ہے۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال مانسہرہ جو آج کل 'کنگ عبداللہ تدریسی ہسپتال' کے نام سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا خه وائی، ستاسو غلطی ده که د ډیپارټمنټ غلطی ده؟ (سیکرٹری صوبائی اسمبلی سے) کو نسچن کے ساتھ دونوں Attachments صحیح ہیں جی، ذرا دیکھ لیں۔

مفتی کفایت اللہ: ٹھیک ہے، تو اس میں ایک تحقیقاتی رپورٹ آ گئی تھی کہ زلزلے سے کچھ نقصان ہو گیا تھا اور ایک نئی عمارت جو تھی، اس کو نقصان ہو گیا تھا، تو اب یہ پتہ چلا کہ اس کے اندر کنٹریکٹر کی غلطی ہے۔ تو اس کے بعد ایک انکوائری بنی یا صوبائی انسپکشن ٹیم اس میں گئی، انہوں نے کام کیا لیکن اس انکوائری کا کیا ہوا، Guilty کون ہے، ذمہ داری کا تعین کس پر ہے؟ یہ سب چیزیں اس کے اندر نہیں ہیں، تو اگر آپ، ہمارے وزیر موصوف بھی نہیں ہیں، اگر آپ اس کو یا تو پینڈنگ کر دیں یا اس کو کمیٹی کو بھیج دیں تو وہاں ہم اس کو Thrash out کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): اس میں گزارش یہ ہے جی، کہ اس میں تو رپورٹ لگی ہوئی ہے، جو بھی انکوائری رپورٹ ہے اور اس کی Recommendation اس میں ہے، ان کی بات صحیح ہے کچھ سی اینڈ ڈبلیو کے آفیسرز جو ہیں، ان کے اوپر الزامات ہیں اور انکے خلاف یہ Recommendations بھی ہوئی تھیں کہ انکے خلاف 'ڈسپلنری' ایکشن لیا جائے لیکن بہتر یہ ہوگا، میرا مشورہ یہ ہوگا مفتی صاحب کو کہ وہ سی اینڈ ڈبلیو سے سوال کریں کہ انہوں نے پھر ان سفارشات کے اوپر عمل کیا ہے یا نہیں کیا ہے؟ کیونکہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے پاس وہ ڈیٹیلز نہیں ہیں، یہ نہیں دے پائیں گے، سی اینڈ ڈبلیو کو مخاطب کر کے سوال اگر لایا جائے تو وہ زیادہ بہتر ہوگا۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، کیوں؟

مفتی کفایت اللہ: میں آنریبل منسٹر کو یاد دلانا چاہتا ہوں، یہ ہے جی (ب) کا جز نمبر (ii): "آیا مذکورہ ہسپتال کی پرانی عمارت جو کہ ناقص میٹریل اور تعمیر کی وجہ سے تباہ ہوئی تھی، کے ضمن میں متعلقہ ٹھیکیدار کے خلاف کوئی انکوائری ہوئی ہے، تفصیل مہیا کی جائے؟" انہوں نے جواب ارشاد فرمایا ہے کہ پرانی عمارت کے نقصانات کے بابت اس وقت کی وزیر اعلیٰ انسپکشن ٹیم اور انجینئرنگ یونیورسٹی پشاور کی ٹیم نے انکوائری کی تھی اور کہا کہ رپورٹ لف ہے۔ اس کے 14 نمبر صفحے پر یہ کہتے ہیں کہ اس کی تعمیر پر سرکاری خزانے سے کثیر سرمایہ صرف ہو رہا ہے، سیاق و سباق ساتھ ملا لیجئے، اس لئے معائنہ ٹیم یہ سفارش کرتی ہے کہ اس عمارت پر آنے والی لاگت متعلقہ ٹھیکیدار اور اوپر دیئے گئے ذمہ دار افسران و اہلکاروں سے وصول کی

جائے۔ یہ وصولی دونوں فریقوں سے ہے، نصف نصف یا کسی بھی مناسب شرح سے کی جا سکتی ہے، اس کا آدھا حصہ ٹھیکیدار پر آئے گا اور اس کا آدھا حصہ محکمے پر آئے گا۔

جناب سپیکر: کونسا محکمہ؟

مفتی کفایت اللہ: محکمہ صحت پر جی۔

جناب سپیکر: سی اینڈ ڈبلیو؟

مفتی کفایت اللہ: محکمہ صحت کا یہ سبجیکٹ ہے، ہسپتال سی اینڈ ڈبلیو کا سبجیکٹ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔

مفتی کفایت اللہ: میں نے ہسپتال کے بارے میں پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: Executing Agency تو سی اینڈ ڈبلیو ہوتی ہے نا۔

مفتی کفایت اللہ: وہ تو ضرور ہے، یہ پھر آپ لوگوں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ انہوں نے کیا کیا؟ انہوں نے اب وہاں پر اس کو آگے بڑھایا نہیں بڑھایا یا وہاں پر فائل دب گئی؟

جناب سپیکر: دا خه وائی؟

مفتی کفایت اللہ: انہوں نے اگلے آدمی کو اس پر ذمہ دار قرار دیا یا نہیں؟ یعنی یہاں پر اس کو چھپانے کی کوشش کی گئی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: میں نے جیسے پہلے گزارش کی تھی کہ اس میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا کوئی قصور نہیں ہے، یہ تو سی اینڈ ڈبلیو نے یہ عمارت بنائی ہے، انہی کے خلاف، انکے کنٹریکٹرز اور ان کے آفیسرز کے خلاف انکوائری میں Recommendations آئی ہیں، تو بہتر یہ ہوگا کہ یہ مفتی صاحب جو ہیں، یہ سی اینڈ ڈبلیو سے سوال کریں تو پھر ڈیٹیلز آجائیں گی، نیا کوسچن لے آئیں۔

جناب سپیکر: کوسچن انہوں نے غلط ڈیپارٹمنٹ سے کیا ہے، آپ کا مطلب یہ ہے؟

وزیر قانون: بالکل جی، بالکل۔

جناب سپیکر: جی سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ سے کیا جائے۔ نصیر محمد میداد خیل صاحب، کوسچن نمبر؟

مفتی کفایت اللہ: میرے سوال کا کیا ہوا جی؟

جناب سپیکر: نیا کوئسچن سی اینڈ ڈبلیو سے کر لیں، یہی ہوا اور کیا ہوا؟ (قہقے) خوب سمجھتے ہیں لیکن نا سمجھ، خوب سمجھے ہیں لیکن، جی میداد خیل صاحب۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: کوئسچن نمبر 77 سر۔

جناب سپیکر: جی۔

* 77 _ جناب نصیر محمد میداد خیل: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال لکی مروت کو حالیہ آپریشن کی وجہ سے کافی نقصان پہنچا ہے؛

(ب) اگر الف کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ ہسپتال کو حالیہ آپریشن کی وجہ سے کتنا نقصان ہوا ہے؛

(ii) متعلقہ حکام نے مذکورہ ہسپتال کے نقصانات کے ازالے اور عمارت کی مرمت / تعمیر کیلئے تاحال کیا اقدامات اٹھائے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) (i) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال لکی مروت کو حالیہ آپریشن (حالیہ آپریشن کا لفظ وضاحت طلب ہے) میں کوئی نقصان نہیں ہوا ہے، البتہ ضلع میں امن وامان کے پیش نظر 2007 سے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال لکی مروت میں مختلف یونٹوں کی شکل میں فوج آتی جاتی رہتی ہے اور حال ہی میں پاک فوج 5 Horse کی یونٹ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال لکی مروت میں متعین ہے۔

(ii) فوج کی نقل و حمل اور رہنے سہنے سے نرسنگ ہاسٹل، ڈاکٹرز ہاسٹل، چند رہائشی بنگلے، کوارٹرز اور وارڈز میں کافی Wear and tear ہو چکا ہے جس کی مرمت کے بارے میں ہم نے محکمہ ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ لکی مروت کو مطلع کیا ہے اور اب نرسنگ ہاسٹل، ڈاکٹرز ہاسٹل، چند رہائشی بنگلے، کوارٹرز اور وارڈز میں مرمت کی ضرورت ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر! اگر تھوڑا سا غور سے اس جواب کو دیکھ لیں جی، "آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال لکی مروت کو حالیہ آپریشن کی وجہ سے کافی نقصان پہنچا ہے؟" جواب دے رہے ہیں "ہاں"، محکمے سے جب ہم پوچھتے ہیں کہ مذکورہ ہسپتال کو حالیہ آپریشن کی وجہ سے کتنا نقصان ہوا ہے؟ پھر جواب دیتے ہیں 'ہاں جی' آپریشن کا لفظ وضاحت طلب ہے، نیچے وضاحت طلب ہے

اوپر 'ہاں' کررہے ہیں، کس کاپوچھیں جی؟ دوسری بات جناب سپیکر، نیچے پھر جب یہ کہتے ہیں کہ بنگلوں کو کچھ نقصان کی وجہ سے مرمت کی ضرورت ہے، میں تو آپریشن کی وجہ سے نقصان کا پوچھ رہا ہوں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں واقعی بنگلوں کی مرمت کی ضرورت ہے۔ جواب کیا دے رہے ہیں، ہم پوچھ کیا رہے ہیں؟ اصل میں اگر آپ جناب سپیکر، دیکھ لیں، انہوں نے فوج کا بھی ذکر کیا ہے، میں نے فوج کا نہیں پوچھا کہ فوج وہاں بیٹھی ہے یا نہیں؟ میں نے آپریشن کا پوچھا ہے کہ کتنا نقصان ہوا ہے، وہ اوپر سے جواب دیتے ہیں جی کہ البتہ ضلع میں امن وامان کے پیش نظر 2007 سے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال لکی مروت میں مختلف یونٹوں کی شکل میں فوج آتی جاتی رہتی ہے اور حال ہی میں پاک فوج 5 Horse کی یونٹ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال لکی مروت میں متعین ہے۔ کیا ہسپتال فوجیوں کیلئے بنتے ہیں؟ ہمیں یہ بتادیا جائے سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: اس میں سپلیمنٹری یہ ہے کہ فوج کا ذکر انہوں نے کردیا ہے اور سوال کرنے والوں نے سوال نہیں کیا۔ اصل بات یہ ہے کہ یہاں فوج آئی تھی اور وہ یہاں سے فائر کرتی تھی، ان کا توپ خانہ جب سکول کے اندر سے فائر کرتا تھا، چالیس کلومیٹر دور مارتا تھا، تو اس سے یہ عمارت ہلتی تھی، اس میں دراڑیں آگئی ہیں اور ان دراڑوں کی وجہ سے اب وہ ناقابل استعمال ہے۔ میرے خیال میں محکمے کو ہمت کرکے یہ تو بتا دینا چاہیئے تھا کہ یہ اس عمل کے ساتھ ایسا ہوا ہے، پتہ نہیں محکمہ کی کیا مجبوری آجاتی ہے، یہاں ہم بڑے طاقتور آدمی کو کچھ نہیں کہہ سکتے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: اسی لئے میرے خیال سے یہ انہوں نے پوچھا ہے کہ اس کا آپریشن سے، کیونکہ ہسپتال کے اندر تو آپریشن نہیں ہوا، ہسپتال سے باہر آپریشن ہوا ہے، (قہقہہ) (تالیاں) لیکن یہ ضرور ہے کہ یہاں پر چونکہ آرمی کی Deployment ہے اور انہی وجوہات کی وجہ سے Wear and tear ہے، یہاں پر ضرورت ہے Maintenance کی، تو جب آرمی یہ جگہ خالی کرے گی انشاء اللہ تو ہم ضرور یہاں پر جتنا بھی Wear and tear ہے، اس کو ہم ٹھیک کریں گے۔

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل</u>: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی نصیر محمد خان میداد خیل صاحب۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، ہمارے محترم وزیر صاحب کتنے مزے سے کہہ رہے ہیں، ہم اس کو بنالیں گے۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ کیا ہسپتال فوجیوں کیلئے بنتے ہیں یا آپریشنوں کیلئے بنتے ہیں یا اس لئے بنتے ہیں کہ وہ خالی پڑے رہیں؟ اور اس کی Main وجہ جی دوسرے سوال میں آرہی ہے، اس کا جواب میں ان سے بھی طلب کرونگا اور وہ میں دوسرے سوال میں پوچھونگا۔ جناب سپیکر، بدقسمتی ہماری یہ ہے، آپ کو یاد ہوگا، میں بار بار روتا رہا ہوں اسی ہاؤس میں، آپ کے سامنے، وزیراعلیٰ کے سامنے کہ جی ہمیں ڈاکٹرز دو، ڈاکٹرز دو، ڈاکٹرز دو، ڈاکٹرز ہیں نہیں، خالی پڑے ہیں ہمارے ہسپتال، اور اس کی وجہ سے ابھی فوجی بیٹھے ہیں۔ وہاں سے جب مفتی صاحب نے جیسے کہا، فائر ہوتا تھا اور فائر یہاں سے وہ خیبر ایف آر میں ہوتا تھا اور اس کی وجہ سے پوری عمارت ہلتی تھی اور اسی ہلنے کی وجہ سے دراڑیں پڑ گئی تھیں اور انہی دراڑوں کا میں نے پوچھا ہے کہ واقعی کچھ نقصان ہوا ہے کہ نہیں ہوا ہے؟

جناب سپیکر: پہلے آپ بھی خاموش تھے، مفتی صاحب نے کہہ دیا تو آپ بھی۔۔۔۔۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: میں نے اس کا جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: تگڑے ہو گئے جی، کوئی متبادل، ڈاکٹروں کا، ابھی خالی ہے کہ اب بھی؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: اس میں جی ڈاکٹرز نہیں، ہاسپٹل۔۔۔

جناب سپیکر: تو ابھی اور کچھ ہے نہیں تو کہاں بیٹھیں گے بیچارے؟

وزیر قانون: نہیں اس میں ایسا نہیں ہے، اس میں جو ہاسپٹل کا ایڈمنسٹریٹیو بلاک ہے، وہ چل رہا ہے، جہاں مریضوں کی آمد ہے۔ باقی جو ہاسٹلز ہیں یا کوئی اور اس کے ساتھ ایڈیشنل جو کوارٹرز ہیں، وہاں پر فوج ہے، سر مکمل ہاسپٹل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ، ڈاکٹرز نہیں ہیں، ڈاکٹرز بھیجے جائیں۔

وزیر قانون: جو جگہ خالی ہے وہ ان کے پاس ہے اور باقی ایڈمنسٹریشن بلاک جو ہے، وہ چل رہا ہے۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: بالکل د ډاکټرانو په حواله د دوئ دا خبره جائزه هم ده او اوس چې کوم دے نو هیلتھ ډیپارټمنټ نوی ډاکټران اخستی دی او په دې شرط باندې چې هغه ځایونو ته به ځی چې کوم ځایونو ته ډاکټران نه وی تلی۔۔۔۔

جناب سپیکر: چې ضرورت وی۔

وزیر اطلاعات: نو پکار دی چې او د ده دا خبره ډیره جائز ده۔ دا یو ځل نه شوه، دا دویم دریم ځل دے، دا یوائې په لالی پاپ باندې نه کیږی، پکار دا ده چې مونږه ډیپارټمنټ ته دا خبره کوؤ چې وزیر صاحب وے نو هغه به هم دا کړے وو چې زر تر زره دغه ځائې ته د ډاکټران واستوی۔ په ځائې د دې چې مونږه به ګورو او مونږ به کوؤ، پکار دا ده چې په ورځ دوه کبنې په ایمرجنسی 'بیس' باندې دغلته ډاکټران خامخا واستوی چې بیا دا سوال نه راا وچتیږی۔

جناب سپیکر: یہ جو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ بیٹھا ہے، میاں صاحب نے، آپ کے منسٹر صاحب نے جس طرح ڈائریکشنز دی ہیں، اس پر فوری عمل کر کے ایک ہفتے کے اندر اسمبلی سیکرٹریٹ کو مطلع کریں۔ جی نصیر محمد خان۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: هم په دې سوال ځه اووایو که بل؟

جناب سپیکر: سوال نمبر؟

Mr. Naseer Muhammad Maidadkhel: Next?
Mr. Speaker: Ji next.
Mr. Naseer Muhammad Maidadkhel: Next 78, Sir.

جناب سپیکر: 78 جی۔

* 78 _ جناب نصیر محمد میداد خیل: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال لکی مروت میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف موجود ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹروں اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کل کتنی منظور شدہ پوسٹیں ہیں;

(ii) مذکورہ ہسپتال میں کتنی پوسٹیں خالی ہیں اور حکومت کب تک خالی آسامیوں پر تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت) (جواب وزیر اطلاعات نے پڑھا): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) (i) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹروں کی منظور شدہ پوسٹیں 51 ہیں اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ پوسٹیں 48 ہیں۔

(ii) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز کی 40 پوسٹیں خالی ہیں اور پیرا میڈیکل سٹاف کی 24 پوسٹیں خالی ہیں اور نرسنگ سٹاف کی 30 پوسٹیں خالی ہیں۔ پیرا میڈیکل سٹاف کا انٹرویو ہو چکا ہے اور ان کی تعیناتی ہو جائے گی۔ اسی طرح پبلک سروس کمیشن کے منتخب کردہ 07 ڈاکٹروں کی تعیناتی ہسپتال ہذا میں عنقریب کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر: دا هم هغه خبره ده؟ یہ تو وہی ہے، کیا اور بھی؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: نہیں جی، اس میں ڈاکٹروں کا، میں ابھی آرہا ہوں جی، ایک ایک کر کے میں پوچھ رہا ہوں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ایک ہفتہ ٹائم دیا ہے نا، ابھی ہفتہ بعد دیکھیں گے۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: ہفتے میں جی کچھ نہیں ہوتا۔۔۔

جناب سپیکر: یہ میاں صاحب نے ڈائریکشن دیدی، میں نے بھی۔۔۔۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: سر، میاں صاحب نے پہلے بھی بڑے سینے مارے ہیں ہمارے سامنے جی، ہوتا کچھ بھی نہیں ہے جی۔ (قہقہہ)

وزیر اطلاعات: دا خو ما تا د پاره خبره وکړه ګنې هم دغه رنګ خوار ګرځه، دا سې ده، زه ورته بالکل دا۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکر دے میاں صاحب، چې تاسو راضي يئ مونږ خوشحال يو، حکومت نه دے * + + +۔

وزیر اطلاعات: يو سيکنډ، بعضې سړی ته دا پته نه لګی چې بنه ورسره ښوک کوی او بد ورسره ښوک کوی؟ زه د دې خبرې د پاره پاڅيدم چې د دوئ دا مسئله حل

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

شی، لهذا پکار ده چې ډاکټران ورله لاړ شی، دا سې وخت کښې خلق شکریه ادا کوی، د پارلیمنټرین 'لینګویچ' کښې دې ته شکریه وائی، دا به د نصیر محمد شکریه وی چې دا دے خنګه وائی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: سر، میں نے سوال پوچھا تھا، یہاں پر ہیلتھ منسٹر کی جگہ دوسرے منسٹر صاحب مجھے جواب دے رہے ہیں، ان کا کیا کام تھا کہ درمیان میں اٹھ کر خواہ مخواہ تیس مار خان بن رہے ہیں، کام کیا ہے ہر وقت اٹھنے کا اور سینے پر ہاتھ مارنے کا؟ میں منسٹر صاحب سے پوچھ رہا ہوں، میں منسٹر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اگر آپ اس کا صحیح جواب نہیں دے سکتے تو ختم کر دیں 'کوئسچنز آور' بات ہی ختم ہو گئی۔ ہم پوچھیں گے، ہمارا حق ہے قانونی، ہمارا آئین ہمیں اجازت دیتا ہے پوچھنے کا، اگر یہ جواب نہیں دے سکتے، ان کے پاس جواب نہیں ہے، یہ حکومت نہیں چلا سکتے تو پھر 'کوئسچنز آور' ہی ختم کر دیں، 'کوئسچنز آور' ہی ختم کر دیں، بات ہی ختم ہو جائیگی۔ ہر بندہ اٹھ کے جواب دینے کیلئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ میں کس سے پوچھ رہا ہوں اور یہ جواب کون دے رہا ہے؟

جناب سپیکر: ابھی ایسی بات ہے کہ میاں صاحب نے ایک بات کہی، ڈائریکشن دی اپنے صوبائی محکمے کو، پھر اس کو میں نے بھی Endorse کروایا اور ایک ہفتے میں ان سے رپورٹ مانگ لی، اس کے بعد پھر یہ بات ختم ہو جاتی ہے۔ یہ 'کوئسچنز آور' ہے، یہ ڈیبیٹ کا 'آور' نہیں ہے۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: میں نے بھی کوئسچن کیا ہے، ڈیبیٹ تو نہیں کی۔

جناب سپیکر: نہیں یہ ابھی ڈیبیٹ بنا رہے ہیں نا۔ دوسرا سوال کیا ہے جی؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر!

جناب نصیر محمد میداد خیل: دوسرا سوال بھی پوچھ لیتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، میری درخواست ہوگی کہ یہ جو غیر پارلیمانی 'لینگوئج' ہے، اس کو مہربانی کر کے Expunge کیا جائے۔

جناب سپیکر: ہاں جو خراب الفاظ ہیں، وہ سارے Expunge کئے جائیں، لیکن دوسرا سوال، دوسرا سوال پوچھیں۔

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل</u>: جناب سپیکر، بیشک Expunge کر دیں، پرسوں یہیں سے، اسی ہاؤس میں ایک محترم وزیر صاحب نے ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کو ماننے سے انکار کر دیا ہے اسی ہال میں، تو اس کو بھی Expunge کر دیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: نصیر محمد خان! 'کونسیچنز آور' ہے، آپ اس سے ڈیبیٹ نہ بنائیں۔ سوال نمبر کیا ہے؟

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل</u>: سوال نمبر 80 سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہں جی؟

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل</u>: سوال نمبر Eighty۔

<u>Mr. Speaker</u>: Eighty.

* 80 _ <u>جناب نصیر محمد میداد خیل</u>: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لکی مروت میں کتنے ہسپتال اور بی ایچ یوز ہیں اور ان میں کل کتنی منظور شدہ آسامیاں ہیں؛

(ب) مذکورہ پوسٹوں کے نام اور تعداد بتائی جائے، نیز ان آسامیوں پر تعینات شدہ افراد کے نام و پتے کی تفصیل بمعہ خالی آسامیوں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؛

(ج) گزشتہ تین سالوں کے دوران مذکورہ ہسپتالوں اور بی ایچ یوز کو کتنی مالیت کی دوائیاں اور سامان مہیا کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا)</u>: (الف) ضلع لکی مروت میں 04 ہسپتال، 05 آر ایچ سیز، 27 بی ایچ یوز، 04 سی ڈیز، 02 ایم سی ایچ اور 02 ایس ایچ سیز ہیں۔ منظور شدہ آسامیوں کی تعداد کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(ب) پوسٹوں کی تعداد، نام اور پتے فراہم کردہ تفصیل میں موجود ہیں۔

(ج) تفصیل برائے دوائی مالیت برائے سال 08-2007، کل رقم -/9854254 روپے۔

برائے سال 09-2008، کل رقم -/10931248 روپے۔

برائے سال 10-2009، کل رقم -/14800000 روپے۔

(تفصیل فراہم کی گئی ہے)

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary?

<u>Mr. Naseer Muhammad Maidadkhel</u>: Yes Sir.

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ہاؤس ابھی سیریس ہو جائے، No more debate ji, no more talks۔

(شور)

جناب نصیر محمد میداد خیل: آپ ان کو خاموش کرا دیں، پھر میں پوچھوں گا جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی دوسرا سپلیمنٹری سوال پوچھیں جی۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، میں نے اس میں دو چیزیں، دو چیزیں میں نے پوچھی ہیں جی۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ اس میں کتنے ڈاکٹرز ہیں اور کتنا اس میں دوسرا اسٹاف ہے؟ تو انہوں نے کہا ہے کہ جی 'لف' ہے۔ نیچے پھر یہ کہتے ہیں سر، جناب سپیکر، اسی کے متعلق میں پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اسی میں سپلیمنٹری سوال پوچھیں جی، سپلیمنٹری۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: میں سوال پوچھ رہا ہوں سر، سر میں آپ کو بتانا چاہ رہا ہوں۔

ایک رکن: دا 78 دے ؟

جناب سپیکر: نہیں وہ ہو گیا، ختم ہو گیا، 80,80 جی۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: انہوں نے جواب دیا ہے دوائی کے متعلق کہ تین سالوں کے دوران مذکورہ ہسپتال اور بی اتچ یوز کو کتنی مالیت کی دوائیاں اور سامان مہیا کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟ تفصیل برائے دوائی مالیت 08-2007، کل رقم 9854000؛ برائے سال 09-2008 -/10931248 اور تیسرے سال /14800000۔ جناب سپیکر، جب ڈاکٹرز ہی نہیں ہیں تو دوائی کون تقسیم کر رہا ہے؟ یہ میں پوچھنا چاہتا ہوں جی، اس کی ذرا منسٹر صاحب وضاحت کر دیں۔ جب ڈاکٹرز ہی نہیں ہیں، دوائی تو ڈاکٹر لکھتا ہے۔

جناب سپیکر: جی۔ آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): میرے خیال میں جی، بہت غلط قسم کی پکچر ' یہاں پر 'پینٹ' کی جا رہی ہے۔ اگر یہ بات کی جا رہی ہے کہ لکی مروت میں اس وقت ایک بی اتچ یو بھی نہیں چل رہا، ایک آر اتچ سی بھی نہیں چل رہا، ایک ہاسپٹل بھی نہیں چل رہا، میرے خیال سے یہ بالکل Sweeping statement ہے اور بالکل ایسا ہے کہ اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ تقریباً زیادہ تر بی اتچ یوز اور آر اتچ سیز ڈسٹرکٹ ہاسپٹلز اور ڈی اتچ کیوز سب چل رہے ہیں اور یہ ساری جتنی دوائیاں دی گئی ہیں، ان سب میں دی گئی ہیں اور اگر مطلب یہ تفصیلات ہمارے پاس ہیں کیونکہ آڈیٹر جنرل کو ہمیں اکاؤنٹس دینا ہوتے ہیں، وہ

سب ہم ان کو دکھانے کیلئے تیار ہیں۔ یہ ٹائم نکالیں میں ای ڈی او جو متعلقہ ہے اس ڈسٹرکٹ کا، وہ ان کو تمام ریکارڈ، جہاں پر یہ جانا چاہتے ہیں، جو جو دوائیاں یہ چیک کرنا چاہتے ہیں، بالکل کر سکتے ہیں لیکن اس قسم کی Statement دینا کہ یہ دوائیاں ادھر ادھر جا رہی ہیں، میرے خیال میں یہ غلط ہے۔

جناب سپیکر: جی۔ Next سوال، نصیر محمد خان۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر! میں اس کے متعلق۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس وہ ختم ہو گیا، ابھی آپ ٹائم، آپ ٹائم دیدیں، ای ڈی او۔۔۔۔۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: نہیں جی، ذرا میں اس کے متعلق کہنا چاہتا ہوں، آپ میری بات سنیں گے جناب سپیکر، یا تو کوسچن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ای ڈی او ہیلتھ آ جائے گا، اسمبلی ہی میں آپ کو بریفنگ دے دیگا۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: سر، اگر اس کو آپ کمیٹی میں ریفر کر دیں، ادھر جا کر Explain کر دیں، بات یہ ہے کہ جی وہ دوائیاں کہتے ہیں کہ غلط تصویر پیش کی جا رہی ہے، جواب انہوں نے دیا ہے، ہم نے نہیں دیا جی۔

جناب سپیکر: کمیٹی کیلئے آپ لوگ کدھر آتے ہیں؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: محکمہ ہیلتھ نے جواب دیا، منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ غلط تصویر پیش کی جا رہی ہے، غلط تصویر نہیں ہے، ان کا جواب ہے، میرا جواب نہیں ہے۔ جواب انہوں نے ہمیں دیا ہے، یہ لکھ کے اور جب انہوں نے لکھ کر دیا ہے تو میں نے صرف یہ پوچھا ہے جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئیر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر، ہم تو ای ڈی او کو بلوا رہے ہیں، اب کمیٹی میں جائے گا تو کمیٹی میں تو پتہ نہیں کب اس کا نمبر آئے گا؟ اگر یہ سیشن کے دوران ہی ای ڈی او آ جائے اور ای ڈی او ان سے بیٹھ کر ان کو بتا دیں تو میرے خیال میں وہ زیادہ بہتر ہوگا، کمیٹی میں جانے سے تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کمیٹی میں پھر یہ چھ مہینے کے بعد وہ کمیٹی میں نکلے گا، ہم بھی چاہتے ہیں کہ اگر کوئی غلط کام ہوا ہے تو ہم ٹھیک کریں، ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہم کسی غلط کام کو سپورٹ کریں، تو میرے خیال میں بہتر ہوگا کہ یہ اگر، جو Proposal منسٹر صاحب نے دی ہے، یہ بالکل Genuine بات ہے، آپ اس کو Accept کریں اور اس کے بعد شاید اس کو تسلی مل جائے۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، جناب سپیکر، ہم جب کوئسچن پوچھتے ہیں، کوئسچن کا مقصد حکومت کی توجہ اس مسئلے کی طرف دلانا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: نصیر محمد خان ابھی آپ سیکرٹریٹ کو دن بتادیں تاکہ ای ڈی او وغیرہ سب آجائیں اور آپ کی تسلی کرادیں۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: چلیں جی پھر ٹھیک ہے۔اچھا دوسرا سوال۔

Mr. Speaker: Next Question, next Question number?

جناب نصیر محمد میداد خیل: نکالنے دیں جی ذرا مجھے سوال۔

Mr. Speaker: Next Question.

جناب نصیر محمد میداد خیل: اسی میں آرہا ہے جی، کاغذو کښې رانه ورک شو جی۔اچھا جی، کوئسچن نمبر 88۔

جناب سپیکر: جی۔

* 88 _ جناب نصیر محمد میداد خیل: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع لکی مروت میں جھنگ خیل بی ایچ یو میں شیشم کے درخت موجود تھے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بی ایچ یو میں شیشم کے درختوں کی کٹائی کی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ بی ایچ یو میں شیشم کے کل کتنے درخت تھے، مذکورہ درختوں کی کٹائی کس کے حکم پر کی گئی ہے، حکم نامہ کی کاپی فراہم کی جائے؛

(ii) اگر مذکورہ بی ایچ یو میں درختوں کی کٹائی غیر قانونی طور پر کی گئی ہے تو حکومت کٹائی میں ملوث افراد کے خلاف کب تک کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، مذکورہ درخت مارچ 2007 میں طوفانی بارشوں اور تیز ہواؤں کی وجہ سے گرے تھے۔

(ج) (i) کل پانچ درخت تھے، جن میں ایک شیشم، دو بیری اور دو جھنڈ کے تھے، ان درختوں کی کٹائی نہیں کی گئی ہے۔

(ii) درخت قدرتی آفت کی وجہ سے گرے تھے اور ابھی تک بی ایچ یو میں پڑے ہوئے ہیں۔ چونکہ درختوں کی کٹائی غیر قانونی طور پر نہیں کی گئی ہے اس لئے محکمہ ہذا کارروائی کرنے سے قاصر ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب نصیر محمد میداد خیل: سپلیمنٹری، میری آپ سے یہ ریکوسٹ ہے کہ جناب کل آپ ، میرا سپلیمنٹری کوئسچن یہ ہے کہ کل ہیلتھ کمیٹی کے چیئرمین اوراس کے ساتھ دو ممبران کو میرے ساتھ بھیج دیں اس ہسپتال میں، جس میں یہ درخت کاٹے گئے ہیں، وہ اپنی آنکھوں سے اس کانظارہ کرکے، پھر فیصلہ اس ہاؤس پر میں چھوڑتا ہوں جی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: یہ جو سوال نمبر 88 ہے،اس میں ایک اطلاع، معلومات ہیں آنریبل ایم پی اے کو،اور ایک جواب ڈیپارٹمنٹ دے رہاہے، تو شک کی جگہ ڈیپارٹمنٹ ہے،اس پر الزام ہے، وہ اپنا الزام چھپانا چاہتا ہے۔ وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ شیشم کے درخت کسی نے کاٹے ہیں اور یہ بتانا چاہتے ہیں کہ کسی نے کاٹے نہیں ہیں، گر گئے ہیں۔جب گر گئے ہیں تو وہ جوابدہ نہیں ہےاور کاٹے ہیں تو اس میں قصد اور ارادے کا، میری اس کے اندر یہ تجویز ہے کہ چونکہ ہیلتھ منسٹر بھی نہیں ہیں اور آج مشکل سے آپ کی رولنگ کے بعد ساڑھے چار یا ساڑھے پانچ منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں، برائے مہربانی ذرا۔۔۔

(شور، قہقہے)

وزیر اطلاعات: یہ ساڑھے کون ہے؟

مفتی کفایت اللہ: ستارہ ایاز۔

(قہقہے)

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب ، مفتی صاحب په دې کتاب ډیر پوهه دے ، دے په ساړهې باندې هم پوهه دے۔ (قہقہہ)

مفتی کفایت اللہ: یو خو ساړهې د ه کنه جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: او او۔اچھا۔

مفتی کفایت اللہ: تو میری یہ بھی گزارش ہو گی کہ رحیم داد خان آ گئے ہیں،ان کو بھی میں شمار کرتا ہوں تو ذرا ان کو پابند کریں،اس دن ان کا لازمی آئیں جس دن ان کا کوئسچن ہو۔ ظاہر ہے ارشد عبداللہ صاحب جواب

دیتے ہیں، ارشد عبداللہ (قہقہہ، تالیاں) ارشد عبداللہ صاحب کی وہ تیاری نہیں ہوتی، ارشد عبداللہ صاحب کی وہ تیاری نہیں ہوتی۔

محترمہ ستارہ ایاز (وزیر سماجی بہبود و ترقی نسواں): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی ستارہ ایاز بی بی۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی نسواں: نه نه جی، تاسو جی یومنټ جی، لږ شان مائیک به را کړئ-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ ابھی، جواب وہ دے رہی ہیں، آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی نسواں: سپیکرصاحب، مائیک را کړئ جی۔ سپیکرصاحب، مائیک را کړئ۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب، بیٹھ جائیں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی نسواں: نه نه، سپیکرصاحب-----

(تالیاں، شور)

جناب سپیکر: جی بی بی۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی نسواں: سپیکرصاحب! مونږه خو دا دومره موده د دې د پاره-----

جناب سپیکر: Explanation، 'پرسنل پوائنٹ' پہ Explain کر رہی ہیں، جی بسم اللہ۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی نسواں: دوئ جی چې کومه خبره وکړله کنه نو مونږه خو دا ساړهې چار سال پوره کوشش وکړو چې د دوئ د مازغه بدل کړو خو هغه که هر څه مونږه وکړل کنه نو د دوئ هغه اسلام وائی د ښځې نه شروع کیږی او په ښځه به ختمیږی۔ (تالیاں) نو هغه د دوئ د مازغو نه هغه شے نه ووځی، هغه Accept کوی نه، هغه شے کنه جی، او ښه پوهه دی چې راروان الیکشن دے د ښځو نه بغیر ئے کولے هم نه شئ (تالیاں) پاکستان کبنې د دې، دا خو جی زه به خپله پارټئ ته جی دا پوره کریډټ ورکومه چې یو هغوی وو چې پوره هسټری د پختونخوا راواخلئ نو چرته به ښځه اونه ګورئ چې په دې ځائې

راغلې ده او څه کار ئے کړے دے ، دا خو هغوی، لږ دا زړونه کهلاؤ کړئ، مازغه کهلاؤ کړئ او خبره چې ده، نوخبره صرف، اسلام د ښځې نه مه شروع کوئ او په ښځه ئے مه ختموئ۔

جناب سپیکر: جی شکریہ، تھینک یو، سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب۔۔۔۔۔

(شور)

مفتی کفایت اللہ: دا جی که دې د پاره مو یو کمیټی جوړه کړه او۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: هلته څلور، څلور نیم بوټی وو او بس د څلورنیمو بوټو جواب ملاؤ شو۔ (قہقہے) ساڑھے چارپودے تھے اور ساڑھے چارپودوں کا جواب مل گیا۔

جناب نصیر محمد میدادخیل: جناب سپیکر، وہ میرے سوال کا انہوں نے جواب ہی نہیں دیا۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ہاں، ہاں۔

مفتی کفایت اللہ: دا دروغ به آنریبل ممبر نه وائی، دا ډیپارټمنټ دروغ وائی او مونږ بلامبټ ایریګیشن کښې دا خبره اوریدلې ده چې ډیپارټمنټ بیا ځان باندې پردې اچولو د پاره دې وزیرانو صاحبانو ته غلط تصویر ښائی۔ زما مطالبه دا ده چې تاسو مهربانی وکړئ چې په دې باندې یو سپیشل کمیټی جوړه کړئ چې هغه کمیټی هلته کښې انکوائری وکړی چې آیا دا طوفان راغورځولې دی اوکه دا ئے کټ کړی دی؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: دا سې ده جی، ما ته ډیر محترم دی او غواړم چې د دوئ دا چې کوم Grievance دے یا دوئ چې کوم عوامی مسئله اوچته کړې ده چې د دې څه حل رااوځی، ډیپارټمنټ خو دا وئیلی دی چې یره دا ونې راغورځیدلې دی خو پرتې دی دا ئے نه دی وئیلی چې یره دا چا اوچتې کړی دی خو بهرحال دا Assessment کولو د پاره چې آیا دا چا کټ کړی دی او کنه باران سره غورځیدلې دی یا طوفان سره نو چې څوک غواړی، نصیر خان چې کله غواړی

مونږ به هیلتھ ډیپارټمنټ ته اووایو دوئ سره به دې ځائې نه یو سینیئر افسر به لاړ شی وزټ به وکړی او چې څه بیا انکوائری، څه Findings وو، هغه به انشاءاللہ ډیپارټمنټ په خپل یو طریقه کار باندې دغه کړی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی محترمہ نور سحر صاحبہ، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، سردار اورنگزیب۔

جناب نصیر محمد میدادخیل: جناب سپیکر، جناب سپیکر!

جناب سپیکر: بس دے جی ټولې څلور ونې دی او هغه هم دومره جاروګانې وې خو تا ترې دغه سازې کړې دی، ګپ پرې بنه ډیر ولګیدو۔ سردار صاحب، موجود نہیں ہیں۔ نور سحر صاحبہ، سوال نمبر؟

محترمہ نور سحر: 18۔

جناب سپیکر: جی۔

* 18 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ قبائلی علاقوں / فاٹا کے ڈومیسائل پر بھرتی ہونے والے ڈاکٹرز وسٹاف بندوبستی علاقوں (Settled Areas) میں اور بندوبستی علاقوں کے ڈومیسائل رکھنے والے ڈاکٹرز وسٹاف قبائلی علاقوں میں ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ قبائلی علاقوں کے ڈومیسائل پر بھرتی ہونے والے ڈاکٹرز وسٹاف کو بندوبستی علاقوں میں تعینات نہیں کیا جارہا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ڈاکٹروں وسٹاف کو قبائلی علاقوں / فاٹا میں تعیناتی نہ کرنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) یہ اس حد تک درست ہے کہ محکمہ صحت کے ملازم کی حیثیت سے ڈاکٹروں کی تقرری فاٹا اور بندوبستی علاقوں میں کی جاتی ہے۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ قبائلی علاقوں اور بندوبستی علاقوں (Settled Area) میں کام کرنے والے ملازمین کے ٹرانسفر کیلئے اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی وضع شدہ پالیسی موجود ہے۔ پالیسی محکمہ اسٹیبلشمنٹ کی اعلامیہ No.SOR-VI&AD/1-4/2008-Vol:VII Dated Peshawar,

30th March, 2009 کے ذریعے ملاحظہ کی گئی۔ جس کے مطابق گریڈ16 اور اس سے اوپر کے ملازمین فاٹا سے اس صورت میں بندوبستی علاقوں میں تعینات کئے جا سکتے ہیں کہ وہ فاٹا میں اپنا نارمل دورانیہ پورا کر چکے ہوں اور ان کو فاٹا سے این او سی مل چکی ہو۔ اسکے علاوہ بندوبستی علاقے سے ان کا متبادل پہلے فاٹا میں رپورٹ کرے گا۔ البتہ ڈسٹرکٹ اور ایجنسی کیڈر بننے کے بعد گریڈ 1 تا15 کے ملازمین فاٹا سے بندوبستی اور بندوبستی سے فاٹا ٹرانسفر نہیں کئے جائیں گے۔

(ج) اس کا جواب جز(ب) کے جواب میں درج ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

Ms. Noor Sahar: Yes, Sir

جناب سپیکر: جی بی بی۔

محترمہ نور سحر: سر، میرا یہاں پر یہ کوئسچن ہے، یہ کوئسچن میرے خیال میں اس فلور پر پہلے بھی آ چکا تھا، چونکہ فاٹا والے جو ہیں، اپنے ڈومیسائل پر داخلے تو لے لیتے ہیں میڈیکل کالجوں میں، جب یہ ڈاکٹر بن جاتے ہیں تو یہ پھر اپنے علاقوں میں کام نہیں کرتے اور ہمارے Settled والے جو ہیں، ان بیچاروں کو فاٹا ایریاز بھیج دیا جاتا ہے کیونکہ ان کی سفارش نہیں ہوتی، جن کی سفارش ہوتی ہے ان فاٹا والوں کو یہ Settled Area میں لے جاتے ہیں، تو آیا اس وقت یہ مجھے بتا سکتے ہیں کہ کتنے ہمارے Settled Area کے ڈاکٹرز فاٹا میں کام کر رہے ہیں اور کتنے فاٹا کے ڈاکٹرز ہمارے یہاں پر کام کر رہے ہیں؟

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): دا سې ده جی، دا خو دوئ سپلیمنټری، دا خو ئے نوے سوال وکړو، تعداد ئے اوغوښتو، تعداد خو دې وخت کښې پکار دے چې دوئ سوال سره غوښتے وے، دا که څه New Question شی نو بیا-----

جناب سپیکر: پھر ایسا کریں کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ان کو تعداد بتا دے، پھر سیکرٹریٹ کو دیدے۔ جی نور سحر صاحبہ Again، سوال نمبر؟

محترمہ نور سحر: سوال نمبر30۔

جناب سپیکر: جی۔

* 30 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا پولیس لائن پشاور اور دوسرے اضلاع میں پولیس ریسٹ ہاؤسز اور کلب موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان ریسٹ ہاؤسز میں کمروں کی تعداد، رہنے والے پولیس افسران کی تعداد، جون، جولائی اور اگست سال 2012 کے دوران کرایہ پر حاصل کرنے والے افراد کے نام اور حاصل ہونے والی آمدن کی تفصیلات بتائی جائیں؟

جناب امیر حیدر خان (وزیراعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، پشاور، نوشہرہ، مردان، کوہاٹ، کوہستان اور ڈیرہ اسماعیل خان میں ریسٹ ہاؤسز / کلب موجود ہیں۔

(ب) ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے:

ضلع پشاور: پولیس لائن پشاور میں پولیس کلب 10 کمروں پر مشتمل ہے جس میں جون، جولائی اور اگست 2012 میں جو پولیس افسران قیام پذیر تھے، ان کے نام اور کرایہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام افسران	کرایہ ماہ جون	کرایہ ماہ جولائی	کرایہ ماہ اگست
مسعود آفریدی ایڈیشنل آئی جی	-/4727روپے	-/4727روپے	-/4727روپے
طارق جاوید ڈی آئی جی	-/4727روپے	-/4727روپے	-/4727روپے
دلاور بنگش ایس ایس پی	-/2614روپے	--	--
آصف ظفر چیمہ ایس ایس پی	-/880روپے	-/4228روپے	-/4228روپے
محمد علی ضیاء ایس ایس پی	-/2614روپے	-/2614روپے	-/2614روپے
ٹوٹل	-15562روپے	/-16496روپے	/-16496روپے

ضلع نوشہرہ: نوشہرہ میں ریسٹ ہاؤس 4 کمروں پر مشتمل ہے، مذکورہ ریسٹ ہاؤس کرایہ پر نہیں دیا جاتا ہے۔

ضلع مردان: پولیس لائن مردان میں 7 کمرے بطور ریسٹ ہاؤس عارضی طور پر رکھے گئے ہیں، جو کہ کسی بھی ملازم کو کرایہ پر نہیں دیئے ہیں۔

ضلع کوہاٹ: پولیس لائن کوہاٹ میں ایک پولیس کلب ہے جس میں ایک ہال اور تین کمرے موجود ہیں جو کہ خستہ حال ہیں، ان میں کوئی پولیس افسر کرایہ پر رہائش پذیر نہیں ہے۔

ضلع ایبٹ آباد: پولیس لائن ایبٹ آباد میں ماسوائے کیمپ آفس جناب صوبائی پولیس چیف، کوئی ریسٹ ہاؤس / کلب نہیں ہے۔

ضلع کوہستان: ضلع کوہستان میں ایک ریسٹ ہاؤس ہے جو کہ تین کمروں پر مشتمل ہے۔ چونکہ ضلع ہذا میں افسران کی رہائش کا کوئی بندوبست نہیں ہے جسکی وجہ سے ریسٹ ہاؤس میں مندرجہ ذیل پولیس افسران بغیر ادائیگی کرایہ کے رہائش پذیر ہیں:

1۔ڈی ایس پی شیر محمد خان، انچارج انوسٹی گیشن، کوہستان۔

2۔انسپکٹر محمد صدیق، سی او، انوسٹی گیشن ہیڈ کوارٹر، کوہستان۔

3۔انسپکٹر ارشد محمود، ٹریفک انچارج، کوہستان۔

4۔انسپکٹر اسلم پرویز، آر آئی، پولیس لائنز، کوہستان۔

ضلع ڈی آئی خان: ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں پولیس ریسٹ ہاؤس چار کمروں اور دو عدد ہال پر مشتمل ہے جس میں کوئی بھی پولیس افسر مستقل طور پر نہیں رہتا۔ مزید برآں ماہ جون، جولائی اور اگست 2012 کے دوران جو مہمانان گرامی پولیس ریسٹ ہاؤس میں قیام پذیر ہوئے تھے، انکے نام اور آمدن درج ذیل ہے:

نام مہمانان گرامی	کرایہ رقم ماہ جون	کرایہ ماہ جولائی	کرایہ رقم ماہ اگست
Andrez Chelebouski(پولینڈ)	-/3000روپے	--	--
افتخار صاحب فاٹا پشاور	-/1000روپے	--	--
ضرار افضل صاحب پشاور	--	/-1500روپے	--
محمد مصور احمد معہ فیملی، ایبٹ آباد	--	--	-/9000روپے
ٹوٹل	/-4000روپے	-/1500روپے	-/9000روپے

Mr. Speaker: Any supplementary?
Ms. Noor Sahar: No, Sir.
Mr. Speaker: Thank you. Again Noor Sahar Sahiba.
Ms. Noor Sahar: Sir, Question No. 63.

* 63 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر اسٹیبلشمنٹ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ اینٹی کرپشن، ضلع ڈی آئی خان میں غیر قانونی بھرتیوں اور دوسرے کیسوں کی گزشتہ تین سالوں میں ہونے والی تحقیقات اور رجسٹریشن کی تفصیل محکمہ وائز فراہم کی جائے، نیز موجودہ پوزیشن واضح کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیراعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) تھانہ محکمہ اینٹی کرپشن، ضلع ڈی آئی خان میں سال جنوری 2009 سے اکتوبر 2012 تک مجموعی طور پر 46 مقدمات درج ہوئے۔ (تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں)۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: یس سر۔ سر، اس میں سپلیمنٹری یہ ہے کہ اینٹی کرپشن جو ہے، یہ ٹرانسپرنسی کیلئے بنایا گیا ہے تاکہ جو ہمارے اینٹی کرپشن کے مسئلے ہیں، وہ وہاں پر جاتے ہیں، وہی لوگ جاتے ہیں جو اینٹی کرپشن میں آتے ہیں، یہ ایک بہت اہم کوسچن ہے اور یہ میں کہتی ہوں کہ اس پر سخت نوٹس لیا جائے کیونکہ یہاں پر انہوں نے تین سال میں 42 کیسز کئے ہیں۔ کیا ان کی کارکردگی یہ ہے کہ تین سال میں 42 کیسز یہ کرتے ہیں اور یہ اس لئے گورنمنٹ سے تنخواہ لیتے ہیں کہ تین سال میں یہ 42 کیسز کریں؟ اس میں انہوں نے 17 کو بری کر دیا ہے اور پتہ نہیں کتنے پانچ، چھ کو سزا دی ہے، جو بری کئے ہیں تو آیا ان کو کوئی سزا نہیں دی کہ ان کو بری کیا؟ اگر ان کو کورٹ نے بری کیا، تو آیا انہوں نے کوئی اپیل کیوں نہیں کی؟ انہوں نے اس کے خلاف اپیل بھی نہیں کی، آگے ان کا یہ ہے کہ ان کو جو سزا ہوئی ہے تو اس کی بھی انہوں نے ڈیٹیل نہیں دی کہ ہم نے کیا سزا دی ہے، کتنی سزا دی ہے؟ یہ بہت اہم کوسچن ہے۔ سر، اگر یہ مجھے صحیح جواب نہیں دیتے تو میں آپ کو کوسچن سے پہلے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کیا جائے اور وہاں پر ان سے Full detail مانگی جائے کیونکہ ان کی جو ڈیٹیل ہے اس سے میں بالکل Satisfied نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: جی آنریبل، جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: یہ جی محکمہ اینٹی کرپشن کے بارے میں سوال ہے، ہم نے اسی ہاؤس میں ایک سوال پہلے کیا تھا اور تین سالہ مقدمات کی تفصیل مانگی تھی، تو جواب یہ آیا تھا کہ تین سالوں میں کوئی ایک مقدمہ ایسا نہیں ہوا جس کے اندر کسی آدمی پر ذمہ داری متعین کر کے اس کو سزا دی گئی ہو اور یہاں بھی یہ مقدمات درج کرتے ہیں، درج کرنے کے بعد اس کا پتہ نہیں چلتا، یوں لگتا ہے کہ یہ محکمہ اینٹی کرپشن ہے یا محکمہ کرپشن ہے، اس کا اندازہ نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جناب آنریبل۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: آج اگر یہ بتادیں کہ پانچ سالوں میں اینٹی کرپشن نے فلاں آدمی کے خلاف یہ کارروائی کی ہے، میرے خیال میں یہ سیاسی اثر سے فارغ نہیں ہے اور یہ سیاسی دباؤ کے اندر ہے، تو پھر اس کیلئے مل بیٹھ کر کوئی اور ادارہ بنادیا جائے، اس لئے کہ اس کا وہ خاطر خواہ نتیجہ نہیں ہوتا۔ اگر آپ اس کا خرچہ دیکھیں اور پھر مقدمات کی تفصیل دیکھیں، پھر جو مقدمہ آخر آجاتا ہے، فیصلہ ہوتا ہے، اس کو دیکھیں تو بہت زیادہ مایوسی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، کون آپ؟

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): ایسا ہے جی کہ یہ صرف ایک ڈسٹرکٹ کے حوالے سے اتنے کیسز ہیں، پورے صوبے میں بہت سارے کیسز ہیں، سینکڑوں کی تعداد میں ہیں، شاید اس سے بھی زیادہ ہوں کیونکہ یہ صرف ڈسٹرکٹ ڈیرہ اسماعیل خان سے متعلق سوال کیا گیا ہے۔ دوسرا جو بری ہوئے ہیں، وہ تو عدالت نے کئے ہیں اور گورنمنٹ کا اپنا SOP ہے Standard Operating Procedure، ہمارے جس کیس میں جان ہوتی ہے، Assessment Committee ہوتی ہے اور وہاں پر Grounds of appeal ہمیں Strong نظر آتے ہیں تو وہ ہم Definitely جاتے ہیں کیونکہ ایک کیس نہیں ہوتا، یہ سینکڑوں ہزاروں کیسز ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں پندرہ منٹ نماز کا وقفہ کیا جاتا ہے۔ تھینک یو۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی مغرب کی نماز کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی کوسچن نمبر 63 کا سپلیمنٹری کوسچن کیا تھا؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈ آگیا کیا؟ یہ ذرا Technically بولتے ہیں نا، ان سے تھوڑا ساوہ۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، رول 31 کو اگر آپ دیکھیں، اس کے تحت ہم پابند ہیں کہ جو پہلا گھنٹہ ہے، وہ 'کوسچنز آور' ہوگا، تو چونکہ پہلا گھنٹہ گزر چکا ہے تو میرے خیال میں 'کوسچنز آور' ، جو کوسچنز رہ گئے ہیں، ان کو آپ Next day پر رکھ دیں کیونکہ میرے خیال میں اب یہ Cover نہیں ہو رہا۔

مفتی کفایت اللہ: آخری کوئسچن ہے۔

جناب سپیکر: آخری کدھر ہے جی، اصل میں 'بریک' ہو گیا نا، اسرار اللہ خان! اگر ہم تھوڑا گزارا کرلیں تو یہ بیچارے ممبران نے بڑی، اور دوسری بات کہ اگر کوئسچن Continue ہوتا تو بالکل Valid Point of Order تھا آپ کا، اور ہے بھی، لیکن ڈیپارٹمنٹ نے بھی محنت کی ہے اور ممبر صاحبہ نے بھی کی۔ کیا ہے آپ کا سپلیمنٹری کوئسچن؟

محترمہ نور سحر: سر سپلیمنٹری اس میں یہ تھا کہ انہوں نے 42 کیسز کئے ہیں تین سالوں میں، اور ان میں انہوں نے 17 کو تو بری کیا اور چھ، سات کو جو ہیں، ان کو سزا دی ہے، تو تین سالوں میں ایک تو ان کی کارکردگی پر مجھے Objection ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں اس کا جواب تو کچھ آ گیا ہے، وہ تو خالی ڈی آئی خان جی۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: لیکن سر انہوں نے، لیکن اس میں یہ ہے کہ اگر گورنمنٹ نے، اگر کورٹ نے آرڈر کر دیا تو انہوں نے اپیل کیوں نہیں کی؟

جناب سپیکر: جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: اس کا جواب آ گیا تھا کہ ایک ضلع میں اتنے کیسز درج ہوئے ہیں Which is very normal اور دوسری بات یہ ہے کہ جو بری ہوئے ہیں، وہ عدالت نے بری کئے ہیں اور ان کے خلاف اپیل کا اپنا ایک فورم ہے۔ وہ فورم جو ہے یہ Decide کرتا ہے کہ Grounds of appeal اگر اس کے Valid ہیں اور کیس میں جان ہے تو وہ اپیل کرتے ہیں Otherwise پھر گورنمنٹ کے جو Expenditures ہیں، وہ غلط ہم لوگ ضائع نہیں کرتے، تو جہاں پر ضرورت پڑتی ہے، اپیل کرتے ہیں، جہاں پر نہیں ہوتی تو نہیں ہوتی۔ تو میرے خیال سے ڈیپارٹمنٹ نے کافی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you, thank you. Next, next.

محترمہ نور سحر: سر، پہلے آپ اس کو تو نمٹا لیں کیونکہ تین سال میں ایک بھی اپیل نہیں ہوئی ہے، اس کو آپ کمیٹی کو ریفر کریں تاکہ اس کی ڈیٹیل آ جائے کہ ابھی تک ایک اپیل انہوں نے کیوں، یہ بہت ضروری کوئسچن ہے سر، اینٹی کرپشن والا ہے۔

جناب سپیکر: اپیل کیلئے فریش کوئسچن لے آئیں۔

محترمہ نور سحر: نہیں سر، اپیل کیلئے نہیں، اگر انہوں نے وہ کیا ہے تو ان کو ڈیٹیل دینی چاہیئے کہ اس میں ہم نے سزا کی ہے، اس میں ہم نے اپیل کی ہے اور اس میں ہم نے بری کیا ہے، تو اگر بری کیا ہے تو اس کیلئے

اس کو اپیل کرنا ڈیپارٹمنٹ کا کام تھانا؟ ان کی کارکردگی پر مجھے Objection ہے، اس کو کمیٹی میں ریفر کریں۔

<u>وزیر قانون</u>: جناب سپیکر، انہوں نے اپیل کے متعلق سوال کیا ہی نہیں جی، اپیل کے متعلق نیا سوال لے آئیں، بالکل جواب دینگے آپ کو۔

<u>محترمہ نور سحر</u>: نہیں اگر کورٹ نے ان کو بری کیا ہے تو ڈیپارٹمنٹ کو اپیل کرنی چاہیئے تھی۔

<u>وزیر قانون</u>: میری بہن! آپ کو میں نے سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ ہر کیس میں گورنمنٹ اپیل نہیں کرتی، جہاں پر ضرورت ہوتی ہے، اس میں بالکل ہوئی ہو گی جی، آپ نے پوچھا نہیں، آپ اپنا سوال دیکھیں نا جی، آپ نے پوچھا نہیں، آپ سپیکر سے بات کریں انہوں نے رولنگ دیدی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں اصل میں، Actually کوئسچن کو آپ دیکھیں تو کوئسچن میں کسی جگہ اپیل کی بات نہیں کی گئی۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نور سحر</u>: سر، انہوں نے کہا ہے کہ 17 کو بری کیا گیا ہے لیکن انہوں نے اپیل کوئی نہیں کی۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں اپیل کی بات کر رہا ہوں، اپیل آپ بتادیں کہاں ہے؟

<u>محترمہ نور سحر</u>: سر، اپیل کی نہیں، انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے بری کئے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: بس آپ بیٹھ جائیں بی بی، ہاؤس کا وقت ضائع ہو رہا ہے۔ نور سحر صاحبہ Again، کوئسچن نمبر؟ آپ کو Appreciate کرتے ہیں کہ آپ اچھے کوئسچنز کرتی ہیں لیکن تھوڑا سا کبھی کبھی آپ کو کوئی غلط بھی 'بریف' کرتا ہے نا، تو وہ Avoid کریں جی۔ Again کوئسچن نمبر جی، کوئسچن نمبر؟

<u>محترمہ نور سحر</u>: 64۔

<u>جناب سپیکر</u>: 65 کہ 64؟

<u>محترمہ نور سحر</u>: 64۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

* 64 _ <u>محترمہ نور سحر</u>: کیا وزیر اسٹیبلشمنٹ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت نے حالیہ سیلاب کے دوران ناقص کارکردگی پر مختلف اضلاع کے ضلعی رابطہ آفیسرز / ڈی سی اوز کو تبدیل کیا ہے؛

(ب) اگر الف کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ضلعی رابطہ آفیسرز / ڈی سی اوز کے نام، گروپ آف سروس، ناقص کارکردگی اور غفلت برتنے پر محکمانہ کارروائی کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز جن آفیسرز / ڈی سی اوز کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی، اس کی بھی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب امیر حیدر خان(وزیر اعلیٰ) {جواب سینیئر وزیر (بلدیات) نے پڑھا}: (الف) حالیہ سیلاب کے دوران کسی بھی ضلعی رابطہ آفیسرز / ڈی سی او کو ان کی ناقص کارکردگی کی وجہ سے تبدیل نہیں کیا گیا اور نہ ہی انکے خلاف ناقص کارکردگی کے حوالے سے ڈویژنل کمشنرز سے کوئی شکایات موصول ہوئی ہیں۔

(ب) ایضاً۔

Mr. Sepeaker: Ji, any supplementary?

محترمہ نور سحر: یس سر۔ سر، انہوں نے اس طرح لکھا ہوا ہے کہ حالیہ سیلاب کے دوران ناقص کارکردگی کے حساب سے، انہوں نے کہا کہ کسی بھی ضلع سے ناقص کارکردگی کے حوالے سے ڈویژنل کمشنر سے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔ اتنے اخبارات میں آیا تھا، اتنے جلوس نکلے تھے، اتنے لوگ روڈوں پر نکلے تھے اور اس کے باوجود یہ انکار کرتے ہیں کہ کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی، تو یہ سراسر جھوٹ ہے سر۔

جناب سپیکر: جی۔ کون دیگا جواب؟

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی شاہ حسین۔

جناب شاہ حسین خان: کورم پورہ نہ دے۔

جناب سپیکر: ھں؟

جناب شاہ حسین خان: کورم پورہ نہ دے۔

Mr. Speaker: Count down, please.

کورم کی نشاندہی ہو گئی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: 32, it`s okay۔ جی کون جواب دیگا؟ جی آنریبل بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب، څنګه چې دوئ اوفرمائیل زما خیال دے چې څنګه دې سیلاب کښې، د پاکستان تاریخ کښې

دومره لوئے سیلاب نه وو راغلے ، 2010 کښې چې کوم سیلاب راغلے وو هغې کښې ټولو، هر چا خپل، خپل ځائې باندې ښه کارکردګی کړې ده او زه دا وایمه چې تاسو دانن دلته به ناست وی د کالام ایم پی اے صاحب چې مونږ چې کالام ته لاړو، پیاده لاره هم نه وه او خدائے فضل سره هغلته نن Jeep able لاره جوړه ده او ایکسپریس لار هم پرې جوړوؤ، داسې هیڅ ځائې کښې، داسې هر چا په خپل خپل ځائې، د چا چې څومره اختیارات وو، هغوی خپل پوره اختیارات استعمال کړی دی او خدائے فضل سره ټولو خلقو ته هغه کوم ځائې کښې چې پرابلمز دی، هغه ټول حل شوی دی، دا هغه شان نه دے که تاسو وروستو خبره وکړئ نو دا زلزله خو 2005 کښې راغلې وه اوسه پورې خلق ورته ژاړی او ورپسې ګرځی خو زمونږ د حکومت دور باوجود، د دې دهشت ګردئ نه باوجود دې سیلاب کښې څومره کار چې زمونږه خلقو کړے دے، زما خیال دے، زما خیال دے دا یو ریکارډ دے، الله فضل سره داسې یو ځائې پاتې نه دے چې هغه Accessible نه وی کوهستان پورې او دا ټول ځنګلات هر ځائې پورې مونږ په دې دعویٰ کوؤ چترال پورې، کالام، کوهستان هر ځائې پورې مونږه خپل کار کړے دے او داسې هیڅ خبره نشته چې چا غلط کار کړے دے۔

Mr. Speaker: Thanks, thanks ji. Next Question, Noor Sahar Bibi, next Question. Question number?

Ms. Noor Sahar: 65.

جناب سپیکر: جی۔

* 65 _ محترمہ نور سحر: کیاوزیراسٹیبلشمنٹ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اسمبلی ایکٹ کے تحت کئی ملازمین کوریگولر کر دیا گیا:

(ب) اگر(الف)کا جواب اثبات میں ہو تو ریگولر کئے گئے 'ڈیلی ویجز' اور کنٹریکٹ ملازمین کی تفصیل گریڈ وائز اور محکمہ وائز فراہم کی جائے، نیز اب تک ریگولر نہ ہونے والے ملازمین کے نام اور نہ کرنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب امیر حیدر خان(وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں مختلف محکموں اور ضلعی رابطہ افسران سے تفصیلات طلب کی گئیں۔ موصول شدہ محکمانہ تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں۔ بقیہ تفصیلات کیلئے باقیماندہ محکموں اور ضلعی رابطہ افسران کو یاد ہانی کا مراسلہ جاری کر دیا گیا ہے۔

Mr. Speaker: Ji, any supplementary?

محترمہ نور سحر: سر، اس میں تو ڈیٹیل ہی نہیں ہے، انہوں نے کہا ہے کہ پیچھے ڈیٹیل دی ہوئی ہے، اس میں ایک صفحہ آیا ہوا ہے، اس کے پیچھے کوئی ڈیٹیل نہیں ہے کہ کن کن محکموں کو انہوں نے ریگولرائز کیا ہے، کن کن کو نہیں کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی کونسا، کونسا نہیں ہوا ہے، کیا نہیں ہوا ہے؟

محترمہ نور سحر: سر، انہوں نے لکھا ہے کہ س، ش، ص، ض، ع، غ اور ف پر ملاحظہ فرمائیں، باقی تفصیلات کیلئے، باقیماندہ تو یہاں پر کچھ بھی نہیں ہے سر۔

ایک رکن: وی بہ ورسرہ، بیا وگورہ، بیا وگورہ۔

محترمہ نور سحر: نشتہ ورسرہ، نشتہ ماسرہ نشتہ۔ سر، انہوں نے محکموں کے نام نہیں دیئے کہ کن کن محکموں کو انہوں نے ریگولرائز کیا؟ میں تو یہ پوچھ رہی ہوں کہ کن کن میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بہت بڑی، بہت بڑی تفصیل لف ہے، اس کو آپ، یہ میرے والا Set لے جائیں تاکہ میری جان چھوٹ جائے۔

محترمہ نور سحر: سر نہیں ہے میرے پاس تفصیل، سر میرے پاس کوئی تفصیل نہیں ہے، نہیں ہے نا۔

جناب سپیکر: یہ کل 'ڈسٹری بیوٹ' ہو چکے ہیں لیکن آپ کے۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: سر میرے پاس ایک ہی صفحہ ہے۔

جناب سپیکر: بچوں نے شیطانی کی ہے، آپ کے اس سے نکالے ہیں۔

محترمہ نور سحر: سر، میرے پاس دو، سر میرے پاس دو Sets پڑے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کل صحیح تقسیم ہوئے ہیں

(تالیاں)

محترمہ نور سحر: سر، میرے گھر میں چھوٹے بچے بھی نہیں ہیں، میرے پاس ایک ہی صفحہ ہے، دو Sets میرے پاس پڑے ہوئے ہیں، کسی بھی صفحے پر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اچھا ابھی آپ کیا پڑھ رہی ہیں؟

محترمہ نور سحر: سر، یہ ایک صفحہ ہے، میں ان سے یہ پوچھتی ہوں کہ کن کن محکموں کو کیا ہے، ان کے نام انہوں نے نہیں دیئے ہیں۔ میں اس سے Satisfied نہیں ہوں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ہم نے محکموں کو ریگولرائز کیا ہے، کن کن محکموں کو انہوں نے کیا ہوا ہے؟ شاید ہو سکتا ہے لاء منسٹر صاحب نے گما دیا ہو۔

جناب سپیکر: یہ اس کمیٹی کی تو آپ بھی چیئرپرسن ہیں۔

محترمہ نور سحر: تو سر نہیں ہے نا، اس لئے تو میں کہہ رہی ہوں نا۔

جناب سپیکر: تو ان کو آپ کمیٹی میں ویسے بھی 'سو موٹو' پر بلا سکتی ہیں، آپ ادھر ہال میں کیوں دل کی بھڑاس نکال رہی ہیں؟

محترمہ نور سحر: سر، ادھر بھی بہت کچھ کیا لیکن فائدہ کچھ نہیں ہو رہا ہے۔ سر یہ جو وعدے کرتے ہیں تو اس پر یہ عمل نہیں کرتے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: نہیں، آپ کو اگر اس محکمے سے کوئی زیادہ شکایت ہوتی ہے تو آپ ان کو اس پہ بلائیں نا۔

محترمہ نور سحر: سر، لاء منسٹر صاحب کے سامنے میں نے تین چار دفعہ ان کو باتیں بتائی ہیں، ان سے جو پوچھا ہے، وہ مجھے بالکل ڈیٹیلز نہیں دیتے ہیں اور ہر روز ان سے یہ لڑائی ہوتی ہے کہ آپ اسمبلی کو غلط جواب دیتے ہیں۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): زه جواب ورکوم جی۔

جناب سپیکر: او او، ورکړئ جی کنه۔ (قہقہہ) چې بنه جواب ئے ورکړے کنه، دا خو۔۔۔۔

وزیر قانون: دا سې ده جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: هس جی۔

وزیر قانون کمیټئ کښې د دې سوال متعلق خو دا ده چې دیکښې تقریباً دا یو ډیر لوئے Exercise دے جی، دا لا مکمل دے هم نه، د ډیپارټمنټ په لیول باندې دیکښې تقریباً 23 ډیپارټمنټس نه جوابونه راغلی دی، هغې کښې Seven دا سې ډیپارټمنټس دی چې کوم کښې دا کسان ریګولرائز شوی دی۔ باقی 21 نه باقی

دا سې دی چې هغې کېنې نه دی شوې خو بهرحال چې کوم تفصیلات اسټیبلشمنټ ډیپارټمنټ سره ځومره ډیټیلز موجود وو، هغه ټول مونږه رالیږلی دی، د دې سوال سره لګیدلی دی۔

جناب سپیکر: دا پلنده ما او کتله جی۔

وزیر قانون: دوئ له خو مونږ خصوصی سیکرټری اسټیبلشمنټ راغوښتے دے جی، باوجود د هغې دا خوشحاله نه ده نو۔

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

* 04 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے میں ہزاروں کی تعداد میں لیڈی ہیلتھ ورکرز (LHW) کام کر رہی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت وفاقی حکومت کی ہدایت کی روشنی میں مذکورہ لیڈی ہیلتھ ورکرز کو کب تک مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، صوبہ خیبر پختونخوا میں تقریباً 13,000 لیڈی ہیلتھ ورکرز (LHWs) کام کر رہی ہیں۔

(ب) وفاقی حکومت نے مئی 2012 میں لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے تمام ملازمین جن کی تعداد 106,000 ہے، اس میں صوبہ خیبر پختونخوا کے تقریباً 14,000 ملازمین بھی شامل ہیں۔ اس سلسلے میں باقاعدہ نوٹیفیکیشن ابھی تک جاری نہیں ہوا۔ جیسے ہی وفاقی حکومت سے باقاعدہ احکامات موصول ہونگے صوبائی حکومت ان احکامات پر عملدرآمد کرنے کی پابند ہوگی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب 17/12 کیلئے؛ ثاقب اللہ خان 17/12 کیلئے؛ ڈاکٹر اقبال دین صاحب 17/12 کیلئے؛ راجہ فیصل زمان صاحب 17/12 و 18/12؛ آصف بھٹی صاحب 17/12 کیلئے؛ مرید کاظم شاہ صاحب 17/12 کیلئے؛ قلندر لودھی صاحب 17/12 و 18/12؛ فضل اللہ صاحب 17/12 کیلئے؛ ارباب محمد ایوب جان 17/12 کیلئے؛ وجیہہ الزمان صاحب 17/12 و 18/12؛ اکرم خان درانی صاحب 17/12 تا 21/12؛ ڈاکٹر حیدر

علی صاحب17/12 کیلئے; عنایت اللہ خان جدون صاحب17/12اور سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب17/12 کیلئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted

جناب عدنان خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ودریږئ جی، یو منټ بس، یو منټ جی ودریږه جی، دا ضروری دی، دغه ختموؤ بیا بس ستا سو هاؤس دے چې څه تا سو وایئ۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Israrullah Khan Gandapur Sahib, to please move his privilege motion No. 194.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، یہ اگرچہ محکمہ تعلیم کے آفیسر کے خلاف ہے، چونکہ منسٹر تعلیم ہیں نہیں، اگر آپ مناسب سمجھیں اس کو کل کیلئے 'ڈیفر' کرنا چاہیں یا ان کے Behalf پہ کوئی۔۔۔۔

Mr. Speaker: Kept pending for tomorrow. Next Ateef-ur-Rehman, MPA, to please move his privilege motion No. 195. Ji.

جناب عطیف الرحمان: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ 30 نومبر 2012 کو میری بی ایم ڈبلیو گاڑی، JJ-999 کو عبید نامی اسسٹنٹ کلکٹر کسٹم سکواڈ نے 'مین' یونیورسٹی روڈ پر رکوا کر اس سے میرے بچے اتار کر گن پوائنٹ پر زبردستی گاڑی اپنے قبضے میں لیکر کسٹم ہاؤس پہنچائی۔ اس کے بعد میں نے بذات خود کسٹم ہاؤس جاکر اس سے اس کی وجہ پوچھی تو جواب ملا کہ مذکورہ گاڑی 'نان کسٹم پیڈ' ہے۔ میں نے اس کو یقین دہانی کرائی کہ یہ گاڑی 'کسٹم پیڈ' ہے اور اس کی رجسٹریشن بھی دکھائی اور کہا کہ رجسٹریشن اپنے پاس رکھ کر اس کی تصدیق کرائیں اور گاڑی میرے حوالہ کریں لیکن اس نے میری اس بات سے اتفاق نہیں کیا۔ بعد میں میں نے گاڑی کی تصدیق اسلام آباد موٹر رجسٹریشن اتھارٹی سے کرائی تو گاڑی صحیح نکلی اور کسٹم بھی بروقت ادا کیا گیا تھا۔ جناب والا! مذکورہ افسر کے اس رویے سے مجھے ذہنی کوفت پہنچی اور بحیثیت عوامی نمائندہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا مختصر بحث کے بعد اس کو کمیٹی کے حوالہ کیا جائے۔

سپیکر صاحب، دا جی په 'مین' یونیورسٹی روډ باندې کسټم والا زمونږ د ماشومانو نه په گن پوائنټ باندې ترینه گاډے اخستے وو او حالانکه ما ورته دا وئیلی وو، ما وئیل ته دا گاډے ما ته راکړه او د گاډی رجسټریشن ځان سره ایسار کړه، که چرې دا گاډے غلط وو، بالکل ما وئیل چې څه جرمانه وی، هغې ته مونږ تیار یو خو هغوی زما دا خبره بالکل اونه منله او جی بیا د هغې نه پس هغوی د گاډی Verificationکړے دے او گاډے صحیح ختلے دے۔ هغوی د ټول پولیټیکل-----

<u>جناب سپیکر</u>: مفتی صاحب! پټې پټې جرگې مه کوه، چې کوې په کهلاؤ، څه جرگې له تلے وے ؟

<u>جناب عطیف الرحمان</u>: نو مهربانی د اوشی، زما دا-----

<u>میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات)</u>: دا د دې کارروائی حصه ده۔

<u>جناب سپیکر</u>: څه جی ؟

<u>وزیر اطلاعات</u>: دا پټې جرگې کول د دې کارروائی حصه ده جی۔ دا -----

(قہقہہ)

<u>جناب عطیف الرحمان</u>: سپیکر صاحب! دا د پریویلج کمیټئ ته حواله کړے شی جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: گورنمنٹ سے کوئی ؟ جی۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ(وزیر قانون)</u>: سپورټ کوؤ ئے جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honorable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The motion is referred to the concerned Committee. (Applause) Mr. Irfanullah Khan Durrani Sahib, to please move his adjournment motion No. 341.

<u>جناب عرفان اللہ درانی</u>: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکرصاحب، زما دا کوم مسئلے باندې بحث کول غوښتل نو چونکه هغه منسټرصاحب نن نشته نو زه وایم چې دا سبا د پاره پینډنگ شی۔ سپیکر صاحب!-----

Mr. Speaker: Pending, it is kept pending.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Next, Call Attentions: Abdul Sattar Khan, to please move his call attention notice No. 814.

جناب عبدالستار خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ موجودہ حکومت نے محکمہ صحت میں ہمارے صوبے میں پانچ سو کے قریب ڈاکٹروں کو ایڈہاک بنیاد پہ بھرتی کیا ہے جو کہ ایک سال کیلئے ہیں۔ ان ڈاکٹروں کی بھرتیوں سے ہمارے صوبے کے دور دراز علاقوں کے ہسپتالوں میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ ان ڈاکٹروں کی سروسز کو ریگولر کرنے اور متعلقہ مسائل کو حل کرنے کیلئے حکومت اقدامات اٹھائے۔ جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: آج تو پھر وہ صاحب کرسی نہیں ہیں۔

جناب عبدالستار خان: اس پہ تھوڑی بات ہونی چاہیئے جناب سپیکر، باقی میرے خیال میں سینیئر منسٹر صاحب بھی جواب دیں گے، میں یہی گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: سینیئر منسٹر صاحب بھی چلے گئے ہیں، کون، (وزیر قانون سے) تاسو تہ څہ انفارمیشن شتہ؟

جناب عبدالستار خان: یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب عبدالستار خان: اس کو میں نے اب کال اٹینشن کی صورت میں یہاں پر اٹھایا ہے۔ جناب سپیکر، ہوا یوں کہ ہمارے صوبے میں جو دور دراز علاقے ہیں، خصوصاً ادھر ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی کمی ہے، یہ ہماری شکایت رہی ہے ہمیشہ، یقیناً 'ایڈہاک بیسز' پہ جن ڈاکٹروں کو لایا گیا ہے، اس سے ہمارے مسائل میں، ہسپتالوں کے مسائل میں کسی حد تک کمی آئی ہے۔ اب چونکہ میں اس پر تفصیل سے بات کرنا چاہتا ہوں لیکن آج وزیر صاحب بھی نہیں ہیں، میں گزارش کروں گا کہ ہمارے صوبے میں باقی۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کہتے ہیں کہ ان کو ریگولر کیا جائے؟

جناب عبدالستار خان: میں کہتا ہوں کہ ان کو، باقی چونکہ ہمارا 2010 میں ایکٹ آیا ہے، اس پر ہم نے ملازمین کو ریگولرائز کیا ہے۔ اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ آج محترمہ نور سحر نے ایک سوال داخل کیا تھا جس میں حکومت نے اس کو 'ہاں' کر دی کہ ہم نے ملازمین کو، پورے ملازمین کو باقی اداروں میں بھی ہم نے

ریگولر کیا۔ تو لہذا ان کے 'کیریئر' کو بچانے کیلئے، یہ پروفشنل لوگ ہیں ہمارے پاس، اور ان کے پاس تجربہ بھی ہے اور ان کا یہ جو لاٹ ہمارے پاس ہے، میرے خیال میں ان کا 'کیریئر' بھی، شاید Overage ہو جائیں اگر ان کو ہم ریگولر نہ کریں تو میں گزارش کروں گا کہ پراونشل ایکٹ کے ذریعے گورنمنٹ کی طرف سے جواب آنا چاہیئے یا پراونشل ایکٹ کے ذریعے ان کو ریگولر کریں تاکہ ان کی سروسز کو جو ہمارے لئے یقیناً ایک قیمتی سرمایہ ہیں اور ہمارے پروفشنل لوگ ہیں، تو پلیز آپ Seriously اس پہ، یا سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجیں یا یقین دہانی کرادیں تو میرے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

<u>وزیر قانون</u>: ایسا ہے جی کہ اسی اسمبلی نے یہ ایکٹ پاس کیا تھا اور یہ مسائل پورے صوبے میں ہیں۔ چونکہ پبلک سروس کمیشن کے اوپر بوجھ زیادہ ہے لہذا Temporarily Adhoc Appointments کی جائیں، اس سلسلے میں ایڈہاک اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں لیکن ٹھیک ہے ان کی Sympathy ضرور ہے لیکن میرٹ جو ہے، وہ پبلک سروس کمیشن ایک ایسا ادارہ ہے جہاں سے پورے صوبے کیلئے ایک پالیسی بنی ہے، قانون بنا ہے، اس کے مطابق یہ لوگ آتے ہیں اور یہ جو ایڈہاک اپوائنٹمنٹس ہوتی ہیں، Temporarily ہوتی ہیں، اس وقت تک ہوتی ہیں جب تک یہ پبلک سروس کمیشن سے Permanently جو Selected candidates ہیں، وہ Recommend نہ ہو جائیں۔ تو بہر حال، لیکن ڈیپارٹمنٹ پھر بھی اس کے اوپر غور کرے گا، جو Possible ہے ان لوگوں کیلئے، انشاء اللہ وہ ضرور کرے گا۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. Khushdil Khan Sahib, to please move his call attention notice No. 815.

<u>Mr. Khushdil Khan Advocate (Deputy Speaker)</u>: Thank you, Mr. Speaker. I would like to draw the attention of this House towards a very important public matter that various Female Primary Schools in my constituency PK-10, Peshawar, have been lying closed since long, in result of which the education of female students has been badly suffered. It is pertinent to mention here that Education Department has not yet taken any action in this regard nor made any arrangement to make these schools functional or carried out any inspection to the act.

سپیکر صاحب! دا یو ډیره عجبیه غونډې خبره ده چې په دې باندې زمونږ دا سې Identical Questions, Identical Call Attentions، دا ټول مونږ 'ریفر' کړې

دی کمیټئی ته۔ تر اوسه پورې په دې باندې داسې خاص فیصله هم نه ده راغلې او زمونږ ټول سکولونه بند دی۔ د امتحانونو ورځې راروانې دی، مارچ کښې امتحانونه کیږی۔ زما دا خواست دے چې د هاؤس نه د تپوس وکړے شی، کمیټئی ته د 'مارک' شی او کمیټئی ته تاسو دا ډائریکشن ورکړئ چې هغوی میټینګز وکړی او په دې باندې مطلب دا دے ایکشن واخستے شی۔ دا اوس دوئ یو لسټ ورکړے دے، List was provided to me unofficially چې کم ازکم دیکښې څه پچاس سکولونه بند دی او Due to non availability, due to something, one reason or the other reason. نو دا خو ډیر زیات مطلب دا دے چې ټیچران شته دے هم یا نشته دے، ولې، وجه څه ده، اپوائنټمنټس ولې نه کیږی؟ یعنی یو کال اوشو چې د دې ایډورټائزمنټ زمونږه شوے دے، ستا په حلقه کښې هم شوے دے، په پیښور ډسټرکټ کښې شوے دے، why the appointments are not made yet، دا وجه څه ده چې مطلب دا دے Delay کیږی، یو کال نه پینډنګ دے، دا Reasons څه دی؟ نو زما دا ریکویسټ دے هاؤس ته هم چې دا کمیټئی ته لاړ شی چې په دې یو خاص په دې څیز باندې ډسکشن وشی او یو Final Decision په دې واخستے شی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: دا یو خو منسټر صاحب هم نشته، دا تاسو سره څه Answer شته؟

وزیر قانون: دا ډیپارټمنټ ته خو جی یو دا کال اټینشن نوټس اوس نن زما خیال دے ملاؤ شوے دے، I don't know څه وجوهات دی؟ خو دا ما ته ئے اووئیل چې یره مونږ ته دا اوس ملاؤ شو۔ بهرحال د ډیپارټمنټ د اړخ نه خو دا جواب دے چې دوئ د خپل هغه سکولز چې کوم بند دی، وائی دا مونږه چې کوم Concerned EDO دے، د هغه ډیوټی به ولګوؤ چې هغه Identify کړی او څه پرابلمز دی، هغه به حل کولو کوشش کوی۔ بهرحال باقی زمونږه ډپټی سپیکر صاحب دے چې څنګه دوئ حکم کوی هغه شان مونږه خیر دے۔

جناب سپیکر: بنه جی، نه یو خبره بله هم ده، خدائے خبر د پی ټی سی ده که څه شے دے؟ دې باندې چرته هائی کورټ کښې چرته Stay راغلې ده، زما اندازه دا ده، داسې څه شته جی، Stay شته؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: هغه یو تن تلے دے هائی کورټ ته او هغه هم کول پکار دی، هغوی مطلب دا دے هغه تن تلے دے چې-----

جناب سپیکر: نه هغه به د یو ضلعې، وہ تو ایک ضلع کے متعلق ہوگا تو پورا صوبہ اس سے کیوں Affect ہو رہا ہے؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بل دا ده چې یو اخې دا پی ټی سی نه ده، سی ټی ده، اے ټی ده، ټی ټی دے ټول مطلب دے دا خیز دے نو زه وایم چې هاؤس نه دغه شی او کمیټئی ته ریفر شی نو دا به مهربانی وی جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire ؟ دا او ئے لیږو

وزیر قانون: او ئے لیږئ جی، بالکل۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the call attention, moved by the hounourable Deputy Speaker, Khushdil Khan Sahib, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The call attention notice is referred to the concerned Committee.

آنریبل لاء منسٹر صاحب! یہ کس طرح، یہ Straight away جو ایک ضلع یا کہیں پہ اگر تھوڑی سی گڑ بڑ ہوئی ہے تو پورے صوبے کیلئے کیوں، ایسا کچھ نہیں ہو سکتا کہ اس میں آپ مدد کریں؟

وزیر قانون: جی، مسئلے مسائل تو کافی ہیں جی اور بد قسمتی سے آج کل ہر چیز، اگر وہ ایگزیکٹیو اتھارٹی، ایگزیکٹیو فنکشنز ہیں، وہ تمام چیزیں جو ہیں، وہ بھی لوگ عدالتوں میں لیکر جا رہے ہیں اور سارے فیصلے جو ایگزیکٹیو نے کرنے ہیں، وہ اب وہاں پر ہونا شروع ہو گئے ہیں، تو مسئلے مسائل تو ہیں۔ میرے خیال میں اسمبلی کا اپنا جو وجود ہے، اس کو Assert کرنا ہے، ایگزیکٹیو کو اپنا وجود Assert کرنا ہے تو شاید اس قسم کا ایک آدھا بل ہم بھی لے آئیں تاکہ اپنی اسمبلی کا جو وجود ہے، اس کی Assertion ہو جائے۔ تو یہ مسئلے مسائل تو پورے ملک میں چل رہے ہیں جی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Labour, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa Standard Weights and Measures Enforcement (Amendment) Bill, 2012. Honouralbe Law Minister on behalf of the Labour Minister, please.

Minister for Law: On behalf of the honourable Labour Minister, I wish to present before this august House, the Khyber Pakhtunkhwa, Standard Weights and Measures Enforcement (Amendment) Bill, 2012.

Mr. Speaker: It stands introduced. Ji honourable Israrullah Khan

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، میری ایک گزارش ہو گی منسٹر صاحب سے کہ یہ جو پہلا بل انہوں نے Introduce کر دیا، چونکہ یہ 1976 کا بل تھا اور یقیناً صوبائی اسمبلی کی طرف سے ٹیبل ہوا تھا تو اس کی تو ہم نے اجازت دیدی لیکن اس کے بعد جو 'پروسیجر' آرہا ہے دوسرے بل کا اور جس کو آج ہم Consider بھی کریں گے اور پاس بھی کریں گے، اس کے متعلق سر، آپ اگر اجازت دیں تو رول 85 کے تحت میں دو چار باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ سر، ہم اگر اس میں دیکھیں چند قباحتیں ہیں جی، آپ کی اجازت کے ساتھ سر۔ یہ سر ہم بات کرتے ہیں Payment of Wages Bill, 2012 اور سر اگر ہم اس میں دیکھیں، اس کی Statement of Objects and Reasons ہے، اس میں انہوں نے کہا ہے کہ چونکہ اٹھارہویں امنڈمنٹ کے نیچے یہ Devolve ہو چکا ہے لیبر ڈیپارٹمنٹ صوبے کو، تو اس وجہ سے ہم یہ لیجسلیشن کر رہے ہیں اور اس میں سر، انہوں نے Basically repeal کیا ہے 1936 کا ایک Payment of Wages Act، تو ایک تو اس میں میری گزارش یہ ہے کہ اگر ایک ایکٹ جو 1936 یعنی قیام پاکستان سے بھی پہلے کا ہے اور یقیناً اس کے بعد پھر ہم نے دیکھا کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کے پاس رہا کیونکہ ابھی تک اگر ہم نے اس پہ لیجسلیشن نہیں کی اور 1936 کو ہم Repeal کر رہے ہیں تو It means کہ یہ صوبے کے پاس نہیں رہا۔ اگر اٹھارہویں امنڈمنٹ کے نیچے آتا ہے، جس طریقے سے ہم نے ٹیکسٹ بک بورڈ کیلئے کیا ہے، دیگر اداروں کیلئے کیا ہے لیکن وہ تو فریش بل لانا چاہیئے بجائے اس کے کہ ہم اس میں Repeal کریں 1936 کے ایکٹ کو، جو کہ یقیناً ہماری Domain میں نہیں تھا۔ اس کے علاوہ سر، میں ان کی توجہ چاہوں گا، لاء ڈیپارٹمنٹ نے Already اس پہ ایک Opinion دیا ہوا ہے اور یہ لیبر کمیٹی کی ایک میٹنگ تھی، مفتی سید جانان صاحب کا ایک سوال تھا جو 'ریفر' ہوا تھا، اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ یہ قومی اسمبلی کو جوابدہ ہیں اور صوبائی اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ ان کے افسران کو طلب کر سکے، تو میری سر، اس میں گزارش یہ ہے کہ اگر ہم اس کو لاء ریفارمز کمیٹی کو 'ریفر' کرا دیں تاکہ اس کا ہم جائزہ لے لیں کہ اگر یہ ہماری Domain میں ہی نہیں ہے اور ہم ان کے آفیسرز کو Call ہی نہیں کر سکتے تو ہم

Legislate کیسے کر سکتے ہیں؟ یا تو ان کی وہ Statement غلط تھی اور یا پھر ابھی یہ جو ہم کرنے جا رہے ہیں، میرے خیال میں یہ پھر ٹھیک نہیں ہے۔ تو میری سر یہ گزارش ہو گی کہ منسٹر صاحب بھی مہربانی کریں اور اس کو ہم لاء ریفارمز کمیٹی کو 'ریفر' کر دیں۔ تھینک یو، سر۔

Mr. Speaker: One by one, Mufti Sahib, One by one. Ji Bismillah.

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔ میں اس کے اندر یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اس محکمے کو جانتے ہیں، اٹھارہویں آئینی ترمیم میں اس کو Devolve نہیں کیا گیا۔ آج بھی اس کے ہیڈ آفس وہاں ہیں، اسلام آباد میں، اور وہاں سے اس کو Run کیا جاتا ہے۔ یہاں تو ہمارا وزیر 'مانیٹر' کرتا ہے اس محکمے کو، اور اس کے اندر اتنا عمل دخل نہیں ہے۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ جب اٹھارہویں آئینی ترمیم کے تحت یہ Devolve نہیں ہوا تو پھر اس کے اندر ہم لیجسلیشن کریں تو یہ کیسا لگے گا؟ پھر اس کو دیکھ لیا جائے اور میں اسرار اللہ خان گنڈاپور کی تجویز سے اتفاق کرتا ہوں، اس کو ایک دم پاس نہ کیا جائے، کوئی موقع دیدیں جی۔

جناب سپیکر: جی ستار خان۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، چونکہ میں بھی اس کمیٹی کا ممبر ہوں، سٹینڈنگ کمیٹی میں اس بات پر اسرار بھائی نے جو بات اٹھائی ہے، کافی تفصیلی بحث ہوئی ہے، بلکہ ایک سوال آیا تھا، اس میں منسٹر صاحب کی Written تحریر موجود ہے کہ وہ یہ چاہتا ہے کہ ہم، یہ Devolve نہیں ہوا ہے حالانکہ ہماری بڑی کوشش رہی ہے کہ چونکہ اسمبلی کا سوال ہے، سٹینڈنگ کمیٹی میں آیا ہے، ہمارا حق ہے کہ ہم اس پر قانونی طور پر Oversight کر سکتے ہیں لیکن 'لیگل پارٹ' سے ہم نے ڈیپارٹمنٹ سے بھی رائے لی تو یہی بات سامنے آئی تھی اور میرے خیال میں جو اسرار بھائی نے بات کی ہے، میں بھی اس کی تائید کرتا ہوں کہ یہ اگر کمیٹی کو بھیجا جائے تو اس پر تفصیلاً ہم بحث کریں گے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: میرے خیال میں جی ادھر 'کنفیوژن' ہے، یہ میں کلیئر کر دیتا ہوں۔ یہ جو لاء ڈیپارٹمنٹ کی بات کر رہے ہیں، جو Opinion ہم نے دیا تھا لاء ڈیپارٹمنٹ نے، وہ ورکر ویلفیئر بورڈ کے متعلق تھا، وہ پہلے جو تھا وہ Devolve ہو گیا تھا لیکن دوبارہ اس کو پھر فیڈرل گورنمنٹ کے حوالے کر دیا گیا With consensus، اور میرے خیال سے یہ پورے، This is public fact knowledge, everybody knows. جہاں تک یہاں پر گنڈاپور صاحب نے رول 85 کی بات کی ہے تو اس میں Discussion on principles of Bill جو ہے، وہ ہو سکتی ہے لیکن ممبر انچارج اگر رول 82 کے

نیچے خود موشن لائے۔اس طرح تو نہیں ہو سکتا کہ بل Consideration کیلئے ممبر انچارج پیش کر رہا ہو اور کوئی بیچ میں سے کہہ دے کہ اس کو 'پراپر' سٹینڈنگ کمیٹی کو بھجوادیا جائے۔ تو Under the rules بھی ایسی کوئی 'پرووژن' نہیں ہے، تو اس لئے Kindly میری گزارش یہ ہوگی کہ اس کو Consideration کیلئے میں پیش کرتاہوں کیونکہ اس میں امنڈمنٹس بھی نہیں ہیں،تاکہ ہم اس کو پاس کرالیں۔

جناب سپیکر: ابھی یہ موشن میرے خیال میں 'موو' ہو جائے نا تو پھر آپ بولیں، ابھی موشن 'موو' ہی نہیں ہوئی۔Consideration stage۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر صاحب! میری گزارش یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان!

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر۔ وہ Subsequent stage سر میں نے دیکھی ہے، یقیناًجب یہ Consider کرنے کیلئے ہاؤس کو Put کریں گے تو پھر اس پہ موشن آسکتی ہے۔ میری گزارش یہ تھی سر، کہ چونکہ آج منسٹر صاحب ہیں نہیں، تو سر اس میں جو باتیں میں نے اٹھائی ہیں، ہمارے پاس دیکھ لیں، آپ کی جو سیفران منسٹری ہے سر، وہ آپ کے جتنے فاٹا ڈیویلپمنٹ کے یہاں پہ کام ہوتے ہیں، اس کے نیچے آتے ہیں لیکن جو ایمپلائز ہوتے ہیں، وہ Consider ہوتے ہیں پراونشل گورنمنٹ کے۔ اگر اسی Analogy پہ سر ہم جائیں تو پھر تو سر یہ ہے کہ ہم ان کی Accountability تو کر سکتے ہیں، پیسے چونکہ فیڈرل کے پاس ہوتے ہیں تو اسی وجہ سے پیسے وہ دیتے ہیں۔ ابھی سر، یہاں پہ دیکھیں اگر پیسے HRD، ہیومن ریسورس ڈیپارٹمنٹ یا ڈیویلپمنٹ کی منسٹری جو ہے فیڈرل لیول پہ، اگر پیسے ورکر ویلفیئر بورڈ کو وہ دے رہے ہیں اور اس کے باوجود ایمپلائز جو ہیں، وہ پراونشل گورنمنٹ کے دائرہ کار میں آتے ہیں تو میری سر، گزارش یہ ہے کہ Dichotomy ہے۔ یا تو وہ جو Stated position ہے، جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ ورکر ویلفیئر بورڈ فیڈرل گورنمنٹ کے تحت ہے اور آپ ان کے ملازمین کو، اگر سر، ہم ان کے ملازمین کو نہیں بلا سکتے تو یہ جو ان کی تنخواہیں ہیں، یہ کہاں سے نکل رہی ہیں؟ میری اس میں گزارش سر یہ ہے کہ یہ جو Repealing clause ہے، اس کو بھی دیکھ لیا جائے اور یہ جو Dichotomy ہے، اس کو بھی دیکھ لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی۔ آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: دیکھیں سر، ایسا ہے کہ جیسے میں نے گزارش کی کہ یہ جو بل ہے، یہ تو Explicitly کہہ رہا ہے کہ یہ Wages کے متعلق ہے، جتنے بھی یہاں پر ورکرز ہیں ان کے Wages کے متعلق ہے۔ باقی ویلفیئر بورڈ ایک ادارہ ہے، ایک 'سنگل' ادارہ ہے جو کہ ان کے Benefit کیلئے کام کر رہا ہے اور وہ مرکز کے پاس ہے اس وقت۔ تو اس کی Accountability اگر ہو گی تو وہ جہاں سے اس کے فنڈز 'جنریٹ' ہوتے ہیں، جو اسمبلی Appropriate کرتی ہے، وہی اسمبلی، نیشنل اسمبلی کرے گی۔ جہاں تک اس کی بات ہے، یہ جو Wages کی سیکورٹی کی بات ہے، ورکرز کے Wages کی، تو یہ اور اس میں بڑا فرق ہے، وہ ایک اور Separate department ہے جو ان کے Benefits کیلئے ہے لیکن یہ تو ایکٹ ہے جو کہ 18th amendment کے نیچے آیا ہوا ہے اور اس کو ہم Provincializ کر رہے ہیں، تو میرے خیال میں یعنی یہ مزید لاحاصل بحث ہے۔ مجھے اجازت دی جائے کہ میں اس کو Consideration کیلئے پیش کروں۔

Mr. Speaker: The honourable Minister for Labour to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Payment of Wages Bill, 2012 may be taken into consideration at once. Honourable Law Minister Sahib.

Minister for Law: Thank you, Sir. On behalf of the honourable Minister for Labour, I present before this august House, the Khyber Pakhtunkhwa Payment of Wages Bill, 2012, for consideration. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Payment of Wages Bill, 2012, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، ہمارے جو یہ تشنہ طلب سوالات ہیں، میری گزارش یہ ہو گی Consideration Stage پر وہ ویسے بھی آ گئے ہیں، اس کو اگر مہربانی کر کے پینڈنگ کر لیں Till the arrival of the Minister سر، اگر آج ہم دیکھیں، دو تین ہمارے اور بھی ایسے ایشوز تھے، پریویلج موشن تھی، جو کہ Concerned Minister نہ ہونے کی وجہ سے ہم نے ڈیفر کئے۔ یہ چونکہ لیجسلیشن

ہے، نہایت ضروری کام ہے تو میری گزارش ہوگی کہ اس کو ہم ایک Matter of honor نہ بنائیں اور مہربانی کر کے At least اس کو پینڈنگ کر لیں Till the arrival of the Minister۔

جناب سپیکر: جی۔آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): نہیں سر، میں بالکل یہ، میں ان کو، He should be satisfied، He should not satisfied کیونکہ لیجسلیشن ہے، کبھی اپنا ذاتی اس کو ہم نے ایسا نہیں بنایا کہ ہماری Prestige کا مسئلہ ہے چونکہ کام ہے This is related فیلڈ ہے میری لیجسلیشن اور Collective responsibility کے تحت کوئی بھی منسٹر جو ہے، وہ لیجسلیشن کو Carry forward کر سکتا ہے اس august House میں، اس میں اگر ان کا اتنا Concern تھا، ان کو In time اس کے اوپر چاہیئے تھا کہ جب یہ Lay ہوا ہاؤس کے سامنے، اس میں اپنی امنڈ منٹس لے آنا چاہیئے تھیں، کسی نے امنڈ منٹس نہیں لائیں تو ابھی This not appropriate time، یہ بات غلط ہے کہ کوئی منسٹر نہیں ہے تو لیجسلیشن نہیں ہوگی، Legislation is most important, it has to go through۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، تاسو پکښې څه وایئ؟

مفتی کفایت اللہ: زه خو وایم جی، دوئ وائی چې دا جرگه ده، دا خو اسمبلی نه ده جرگه ده-----

جناب سپیکر: او که اونه منی نو تاسو به بیا واک آؤټ کوئ؟

مفتی کفایت اللہ: نو نن جی دا جرگه د او منی کنه جی۔

جناب سپیکر: نہ، میاں صاحب! باتیں ختم کریں، منی اسمبلی-----

مفتی کفایت اللہ: درخواست دے، مونږه-----

جناب سپیکر: میاں صاحب! اس طرف دیکھیں، مفتی صاحب کہہ رہا ہے کہ جرگہ اگر نہیں مانتے تو میں پھر واک آؤٹ کرتا ہوں۔

مفتی کفایت اللہ: زما خو جی درخواست دے چې په دیکښې د لاء منسټر صاحب دومره ضد نه کوی او په دیکښې د یوه موقع بله را کړی، ان شاء اللہ-----

جناب سپیکر: تاسو پکښې امنډمنټس خومره نه دی راوړی-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، چونکہ میرے خیال میں یہ مجبوری ہوگی کہ ہم واک آؤٹ کریں گے تو کورم ٹوٹ جائیگا اور ہم یہ نہیں چاہتے کہ کورم ٹوٹ جائے۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: نه دوئ د اومنی کنه جی، دا مونږه همیشه چې کله داسې خبره کوؤ، دا لاء منسټر ډیر ښه سړے دے جی خو لږ غوندې دې ته توجه کول غواړی، تاسو ورته اووایئ چې نن دوئ گزاره وکړی۔

وزیر قانون: یره جی پرابلم دا دے، دا دے لیجسلیشن، It`s serious business، د دې د پاره مونږه راغو، د اسمبلئ په دې Convene کولو باندې کروړونو روپئ لگی او بیا لکه داسې څه دغه هم نشته چې لکه دوئ، که د دوئ دلچسپی وے نو دوئ به امنډمنټ راوړے وو، دوئ پکار دے چې مونږ ته اووائی چې د دوئ په څه باندې اعتراض دے؟ دا چې کوم مونږه بل راوړے دے، په دیکښې دوئ ته پرابلم څه دے؟ مطلب دا دے چې جی دوئ خپل آئین کښې، رولز کښې خپل ټائم They miss their bus، د دوئ نه خپل ټائم تلے دے، گورنمنټ خپل دغه Carry forward کول غواړی او زه ډیر معذرت خوا یم چې یره چونکه لیجسلیشن دے نو دا مونږه نه شو پینډنگ کولے جی۔ ریکویسټ کومه چې Let us carry forward۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میری گزارش یہ ہے کہ اسمیں میرے پاس ہائی کورٹ کا ایک فیصلہ ہے جو کہ مارچ 2012 کا ہے، انہوں نے بھی اس چیز پر ایک 'انٹرم' ریلیف دی ہوئی ہے۔ اس پر سر محکمہ قانون کی طرف سے ایک رائے ہے، اس کو بھی جانچنے کی ضرورت ہے اور اس کے علاوہ سر جو 1936 کا ایک ایکٹ ہے کہ کیا جو فورم ایک لیجسلیشن کر ہی نہیں پاتا، اس کو وہ Repeal کر سکتا ہے؟ میری سر Basically اس میں یہ تین گزارشات ہیں، منسٹر صاحب نے اپنی طرف سے بالکل اپنے اخلاص سے پوری کوشش ہوگی لیکن سر اگر ہم مطمئن نہیں ہیں تو ہم واک آؤٹ کرتے ہیں اور پھر منسٹر صاحب کی مرضی ہے، اگر اس کو اس طریقے سے بلڈوز کرتے ہیں تو میرے خیال میں یہ پھر ٹھیک نہیں ہے۔

(شور، قطع کلامیاں)

مفتی کفایت اللہ: بیا جی چې دوئ بلډوز کوی، (شور) مونږه د د حکومت د ډنډې سره نه وهی جی۔ دا درخواست دے جی څه زور خو نه دے جی، زور خو حکومت کوی۔

جناب سپیکر: چلیں کل تک پینڈنگ رکھیں گے، کل تک پینڈنگ رکھیں گے۔

مفتی کفایت اللہ: شکریه جی، ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی عطیف خان، ودریږه ستا نه دا دغه مخکښې دے، دابل څه دے؟ دا شا ته عدنان وزیر۔

جناب عدنان خان: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! ما دجمعې په ورځ باندې د دې ایوان توجه غوښتې وه او تاسو جی رپورټ غوښتے وو، زمونږ د دغه بنوں یونیورسټۍ د وائس چانسلر په باره کښې۔

جناب سپیکر: او جی۔ جی۔

رسمی کارروائی

جناب عدنان خان: نود هغه رپورټ په باره کښې زه جی خواست کوم چې آیا د بنوں یونیورسټۍ اوس وائس چانسلر شته که نشته، څوک دے او هغه څه پروسیجر دے؟ هغه خو Technically او د ایکټ مطابق ختم دے، ختم شوے خو 2010 کښې دے خو زورآور سړے وو چې ناست وو نو اوس خو 2012هم په ختمیدو دے او په 12تاریخ باندې د هغه ساتھ سال هم پوره شو نو زه اوس د نوے سټیټس تپوس کوم چې د هائرایجوکیشن ډیپارټمنټ څه کارکردګی ده؟ د هغې جواب د جی ماته راکړی۔

جناب سپیکر: جی میاں افتخار صاحب!

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): دا جی عدنان ډیر نیازبین دے، ده له به جواب ورکړم ګنې هغه دا ایجوکیشن مشران خو نشته۔۔۔۔

جناب سپیکر: که پوره خبرنه ئې نو سبا ته ئے کړئ۔

وزیر اطلاعات: ما ته پته ده جی که سبا هم وی نو هم دا جواب به وی۔

(مداخلت)

<u>مفتی سید جانان:</u> زه جی دا سوال کومه کنه چې په دې ایوان باندې د قوم په لکهونو روپئ ورځ خرچ کیږی، په دغه ایوان کښې جی د ولس منسټران نشته دی۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> نه نه، منسټران خو۔۔۔۔۔

<u>مفتی سید جانان:</u> نشته، زه نومونه درته ښایم۔ وزیر تعلیم بابک صاحب کوم دے ؟ وزیر هائرایجوکیشن قاضی اسد کوم دے ؟ رحیم داد لالا کوم دے ؟ بشیر بلور صاحب کوم دے ؟ شجاع سالم خان کوم دے ؟ سلیم خان منسټر کوم دے ؟ ایوب جان صاحب کوم دے ؟ شیراعظم وزیر دا محکمه جی نه د مرکزی حکومت لاندې ده او نه د صوبائی حکومت لاندې ده، دا د شیراعظم وزیر د لاس لاندې ده۔ (تالیاں) داسې سکولونه دی چې هغې کښې جی 35 سټوډنټس دی 35 او 55 پکښې استاذان دی، کوهاټ ته تاسو لاړ شئ، زه خو جی دا وایم چې دا د قوم سره خیانت دے دا د قوم پیسې تباه کول دی، ټیلی فون وکړه، منسټر نشته، ټیلی فون وکړه، سیکرټری نشته، په صوبائی اسمبلئ کښې څوک نشته دی، دا مونږه د قوم سره خیانت نه کوؤ؟ دا څه دی، دا د قوم سره غداری د قوم سره خیانت کول دی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی میاں افتخارصاحب، اوس د مفتی صاحب جواب ورکړئ۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> داسې ده جی، رشتیا خبره ده چې داخو مخکښې هم پوائنټ آؤټ شوې وه او ډیره جائزه خبره ده، په ځائې د دې چې مونږ د داسې خبرې 'ډیفنس' کوؤ، دامناسب خبره نه ده، مونږ یو ځل داخبره کړې وه چې دوئ په رشتیا داخبره پوائنټ آؤټ کړې وه او تاسو دا وئیلی وو چې وزیران د حاضری کوی، مونږ پخپله هم دوئ ته وئیلی وو، پارلیمانی لیډرانوهم ورته وئیلی وو، دا یو څو وزیران خو جی بشیرخان راغلے وو، اوس لاړو او رحیم داد خان راغلے وو، امجد چې کوم دے دلته وو، میاں نثارګل په لندن کښې دے، انسانان دی جی، د چا به کار وی، څوک به بیمار وی خو دا بعضې بعضې خو رشتیا خبره دا ده چې د هغوی لکه داخبره ډیره زیاته شوه چې بیخی نه راځی، نوزمونږه خو دا مشترکه زمه واری ده، پکار ده چې مونږه دا ذمه واری پوره کوؤ خو د هغوی راتلل هم

ذمه واری ده چې هغوی راځی، لهذا مونږه د دوئ دا Point of view تسليموؤ چې دا زمونږ په ذمه وارو کښې راځی چې مونږه دلته حاضری کوؤ ځکه چې د قوم خرچه کيږی، دلته د حکومت خرچه کيږی نو چې داسې زمونږه رشتيا عذر نه وی نوپکار دا ده چې دا خو مطلب دا دے قوم ته مونږ جواب ده يو، اسمبلئ ته جواب ده يو۔ نو زه د دوئ د جذباتو احترام کوم چې دا زمونږه او د دوئ شريک دی۔ دا داسې خبره نه ده چې زه دوئ له جواب ورکړم او زه وايم چې ګنې دوئ ټهيک نه وائی، بالکل زه د دوئ سره متفق يم (تالياں) او دا يو ځل مونږ داخبره پوائنټ آؤټ کړې وه، پکار دا ده چې کوم وزير بغير عذر دلته نن حاضر نه دے نو پکار دا ده چې پارليمانی پارټو په سطح د هغوی نه تپوس وشی چې اخر ولې تاسو حاضری نه کوئ؟ او تاسو چونکه پارليمانی پارټی ليډران هم د دې هاؤس ممبران دی چې تاسو هم ترې په هغه سطح باندې خپل تپوس وکړئ، زه به هم په خپل سمی چې دلته نن د ذمه وار په حيثيت ولاړ يم، زه به ترې هم تپوس کوم خو د دوئ جذباتو سره زما جذبات بالکل شريک دی اودا قومی سرمايه ده، پکار ده چې ضائع نه شی۔

جناب سپيکر: داHabitualغيرحاضر وزيران صاحبان چې دی کنه نو يا خو دوئ بس چهټی د کړی چې نور نوی راشی چې (تالياں) چې دا د اسمبلئ نه هم ګپ ساز کړو او خوند ورله نه ورکوی نو بس بيا د کور کښينی او نورو ته د موقع ورکړی د ګورنمنټ نه بهر چې مفتی صاحب پکښې وزير شی۔

وزيراطلاعات: مفتی صاحب خو که وزير کړو کنه جی دے خو هسې هم حاضر وی نو بس سم تيار کاربه وی خو داسې ده چې دا بالکل ټهيک خبره ده۔

جناب سپيکر: د دې عدنان، دا بس په دغې باندې، عدنان ته راشه جی او دا خرابه خبره ده چې بيا آئنده د پاره ټولو پارليمانی ليډران-----

وزيراطلاعات: عدنان چې کومه خبره دلته پوائنټ آؤټ کړه، دا هغه بله ورځ دوئ ما ته کړې وه، ما وزير اعلیٰ صاحب ته کړې ده او هغوی د ډيپارټمنټ نه د هغې رپورټ غوښتے دے ځکه مطلب دا دے چې د هغې نه مخکښې چې زه هم داسې په هوا کښې جواب ورکړم، دے وائی ختم دے، وخت ئے ختم شوے دے،

Extension ئے ختم دے ، دا به په هغه رپورټ کښې خبره راشي ځکه چې داسې ممکن نه وی چې يو وائس چانسلر ختم وی يا به ورله ايکټنګ وائس چانسلر ورکوی يا به Permanent Vice Chancellor ورکوی، لهٰذا اوس هغه ځائې وائس چانسلر کار کوی خو زمونږ سی ايم صاحب رپورټ غوښتے دے ، خپل پرنسپل سيکرټری ته ئے وئيلی دی نو په يو دوه درې ورځو کښې به دا پوزيشن واضحه شی۔

جناب سپیکر: تهينک يو جی۔ عطيف خان۔

پشاور ہوائی اڈہ پر دہشت گردوں کا حملہ

جناب عطیف الرحمان: ډيره مهربانی سپيکر صاحب۔ سپيکر صاحب، زه پرون نه هغه بله ورځ چې کومه واقعه شوې ده، زمونږه باچا خان انټرنشنل ايئرپورټ کښې او بيا د هغوی سره چې کومه سيکورټی ايجنسو کومه مقابله کړې ده او په هغې کښې چې هغه څومره Terrorists وو، هغه ټول پکښې مردار شوی دی۔ زه په دې حواله باندې زمونږه چې کومې سيکورټی ايجنسئ دی، هغوی ته خراج تحسين هم پيش کوم او ورسره ورسره سپيکر صاحب، زمونږه د کميونټی خلقو چې کومه قربانی ورکړې ده، کومه بهادری ئے کړې ده، هغې ته هم خراج تحسين پيش کوم۔ سپيکر صاحب، په ديکښې زمونږه د علاقې د خلقو يو ډير لوئے نقصان شوے دے او هغې سره د ايئرپورټ سره چې نزدے کورونه وو، هغه کورونه بالکل ټول وران شوی دی او هغه داسې غريبانان خلق دی چې د هغوی هيڅ قسمه څه استطاعت نشته، د هغې د جوړولو۔ زمونږه د جمروز خان کاکا په حجره کښې د هغې علاقې خلق وو، د هغه په حجره کښې تقريباً پينځلس شپاړس ګاډی د هغې محلې خلقو ودرول، په هغې کښې هغه ټول ګاډی Damage شوی دی، هلته کورونه په خلقو باندې راپريوتی دی، په هغې کښې خلق زخميان شوی دی، پکښې کسان شهيدان شوی دی، نو سپيکر صاحب، بله په ديکښې چې کومه ضروری خبره ده، هغه دا ده چې زمونږه کوم 'اولډ' باړه روډ دے ، په دې باندې به باقاعده لکه 'پيټرولنګ' کيدو، ايئر فورس والا به په دې باندې' پټرولنګ' کولو، داسې هيڅ قسمه د خطرې څه خبره نه وه خو د څو ورځو راهسې دوئ دغلته کښې دا 'پټرولنګ' پريښودے وو او باقاعده دغلته کښې به ګشت کيدو،

د هغه ګشت په وجه باندې چې کوم دے دغلته کښې چا زړه نه شو کولے خو هغه ګشت هغوی په هغه وجه باندې پریښودو چې مخکښې د ایئر پورټ سره دا کوم دیوال وو، په دې 'اولډ' باړه روډ باندې هغه ډیر ټیټ وو جی او د هغې نه یعنی ټول ایئر پورټ ښکاریدو، خلق به د هغې نظارې له راتلل، علاقې خلقو به ما زیګر ټائم کښې د هغې نظاره کوله۔ کله چې دوئ هغه دیوال اوچت کړو نو باقی یعنی دیوال نه هغه غاړې هیڅ نه ښکاری، د هغې د پاسه خاردار تار لګیدلے دے۔ سپیکر صاحب، د علاقې خلقو بار بار دغه ایئر فورس والا سره رابطه کړې ده چې بهئ تاسو کم از کم دلته کښې هغه خپله سیکورټی چې کومه ده، هغه برقرار وساتئ۔ د دې نه دوه هفتې وړاندې زمونږه د پیښور 'بیس' کمانډر چې کوم دے ، هغه د هغه لوکل کمیونټی خلق را غوښتے وو خو چونکه هغوی ته داسې نه اووئیل چې یره داسې څه اطلاع ده مونږ ته خو زمونږه ټولې ځومره سیکورټی ادارې چې دی، هغه ټولې د دهشت ګردو په لسټ کښې دی، Threat باندې دی۔ نو زمونږه د علاقې خلقو په دیکښې بهرپور تعاون کړے دے نو زما دې حکومت ته دا خواست دے جی چې په دیکښې زمونږه ------

(وقفہ اذان)

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب! بیا په دیکښې څه دهشت ګرد چې کوم وو، هغه په یو کور کښې پټ شوی وو، هغوی په یو کور کښې پناه اخستې وه او بیا په هغې کښې زمونږه د پاؤکی د کلی خلقو چې کومه قربانی ورکړې ده، یقینی خبره دا ده چې هغه ډیره د ستاینې وړ ده۔ سپیکر صاحب، زما به حکومت ته په هغې کښې دا ګزارش وی چې مونږ ته دا پته ده چې یره حکومت د زخمیانو د پاره او د دغه د پاره چې کوم Compensation ایښے دے ، هغه خو به خا مخا هغوی ته ملاویږی خو چونکه دغلته کښې چې کوم نزدې کوم کورونه دی، حقیقت دا دے ډیر غریبانان خلق دی او د هغوی د کور، یعنی د کورونو د جوړولو داسې څه استطاعت نشته او دا یو ناګهانی آفت پرې راغلے دے نو زما به حکومت ته دا خواست وی چې یره که په دیکښې هغوی سره څه لاس امداد وکړو نو زمونږه خلق هم به د حکومت ډیره مشکور وی جی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی عالمگیر خان خلیل صاحب۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: ډیره مننه سپیکر صاحب۔ زه د عطیف خان شکر گزاریم، لا نجه خو زما حلقه کښې شوې وه او ښه وه ترجمانی عطیف صاحب وکړه او چې کوم پرون آپریشن وو نو هغه خاص زما خپل کلی، پاؤکے زما کلے دے پلار په نیکه او په موقع زه موجود ووم چې څه شوی دی، تقریباً میاں صاحب هم راغلے وو، بشیر خان هم راغلے وو، نن پکښې سپیکر صاحب مونږ درې بجې یو جنازه وکړه چې یو زخمی شهید شو، تاسو په الله باور وکړئ چې نه ئے ورور وو، نه ئے خور وه، پلار ئے هم وفات شوے دے، مور ئے هم وفات شوې ده او په 10 نومبر 2012ء باندې ئے واده شوے وو او نن د هغه جنازه اوچته شوه۔ دا د افسوس مقام دے، دا په یو خاندان کښې یو پرون وفات شوے وو، شهید شوے وو، د هغه جنازه شوې وه۔ څنګه چې عطیف خان اووئیل تقریباً زیات تاوان دې دوه خاندانو ته رسیدلے دے چې په هغې کښې څه په هسپتال کښې دی، دوه خو پکښې شهیدان شو، په هغې کښې میاں صاحب زما خیال دے چې موقع په موقع وګرځیدو، بشیر بلور صاحب هم راغلے دے، ټولې موقعې ئے کتلې دی او د مړو او د زخمیان خو به ورکړے کیدے شی خو زه به د سرکاری بنچ د یو ممبر په حیثیت حکومت ته دا خواست وکړم چې حکومت د اړخه څه کیدے شی چې دې غریبانانو سره وکړی چې کومه بهادری زه به دا اووایم چې زمونږ پولیس پرون کومه کړې ده، خاصکر زمونږ په کلی کښې نهه بجې آپریشن شروع شوے دے او پاؤ باندې یو بجه ختم شوے دے، دا به د دې صوبې په تاریخ کښې نه وی چې پینځه مردار راغلل، پینځه واړه الله تعالیٰ تباه و برباد کړل، پینځه په پینځه۔ نو زه د ټولو نه وړومبے خاصکر د پیښور پولیس ته په دې باندې خراج تحسین پیش کوم چې کومه لویه قربانی او کوم جد وجهد هغوی وکړو او زه بیا اخر کښې میاں صاحب ته یو خواست کوم چې دا کوم مثال عطیف خان یو اپیل وکړو، مونږ دا وایو چې د مړو او د زخمیانو Compensation نه علاوه د آبادئ یا چې نور څه شوی دی، دغه د ورسره وکړی۔ ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ میاں افتخار حسین صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مهربانی۔ چونکه د دې واقعې، لږ یو منټ دوه به زه ستاسو اخلم چې د هغې هغه رشتیا تصویر دلته مخې ته

کیښودے شی۔ جناب سپیکر صاحب، څه خو په اخباراتو کښې راغلی دی، څه ستاسو په ټی وی باندې مطلب دا دے ټولو ملګرو کتلی دی او زه خپل ځانی چې کوم دے د شپې چې کومه-----

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>وزیراطلاعات</u>: تاسو جی که څه کوئ وکړئ ځکه چې لږ۔

<u>جناب سپیکر</u>: بنه جی۔

<u>وزیراطلاعات</u>: د شپې چې کله دا واقعه مطلب دے کیدله، چې فوری وشوه نو ما بیا هلته ځان ورسولو او زه پخپله په ایئر پورټ موجود ووم او د ایئر پورټ سره بیا چې کوم دے 'ایئر بیس' دے، نو زه هغلته لاړمه او هغه مرکز چې کوم ځائې ټاور نه مطلب دے دا ټول کنټرول کیدو، زمونږ د ایئر پورټ د ننه او د 'ایئربیس' هغلته سنګل کس نه راد ننه شوے دے او نه چه کوم دے نو هغوی ته کامیابی ملاؤ شوې ده او زمونږه چونکه د ایئر فورس او زمونږه ایئر پورټ دا چې کوم دے جوائنټ فیلډ دے، دغلته زمونږه سیکورټی هم شریکه ده او په هغه بنیاد هغوی خپله سیکورټی سر ته رسولے وه۔ دا چې کوم واقعه کیږی او دا څلور پکښې فوری مړه شواو یو پکښې ګرفتار شو، د دغې موقعې مناسبت سره دا خدائے په مونږه داسې فضل کړے دے چې دوئ په حقیقت ټارګټ کښې کامیاب شوی نه دی۔ کله هم چې داسې واقعات کیږی او خود کش وی او د خود کش سره بیا نور خپل ملګری وی او ورسره خپله اسلحه وی، نو هغوی هغه ګاړے د خپلې مورچې په حساب استعمالوی او یا خود کش د ځان نه مخکښې کوی نو بیا دوئ 'اټیک' کوی یا هغوی 'اټیک' کوی او چې کله مطلب دے ګھیریږی نو خود کش ځان رسئی۔ لکه په یو ټائم دا واقعه نه کیږی، لکه چې دا کومه واقعه وشوه، دا مونږ باندې قدرت فضل وکړو او زمونږ سیکورټی ایجنسو چې بهر پولیس وو او دننه زمونږه د 'ایئر بیس' او د ایئر پورټ خلق وو، دا خو جی د هغه شپې واقعه وه خو تردغه وخته ختمه نه وه ځکه چې عام خلقو ته دا خبراو رسیدو چې ګنې دا هر څه 'کمپلیټ' شو خو ورسره ئے یو خبره هم کوله چې سرچ آپریشن روان دے، د سرچ آپریشن مطلب دا وو چې دوئ سره کوم راغلی ملګری دی نو هغه ملګری

Missing دی او دغه'کراس' فائر چې کیږی نو زیات امکان دا وو چې مطلب دے د هغې دهشت گردو ملگری دی چې هغه نیغ په نیغه سیکورټی ایجنسو سره هغه ټریسرې هم استعمالولې او خپلې گولئ ئے هم ورولې او دغې دوران کښې مونږه د ایئر پورټ دننه هم لکه یو څو کوکې را پریوتې وې، د گولو پته لگیدله چې هغوی مطلب دے خپل'کراس' فائرنگ کولو۔ یقیناً چې د دغې علاقې خلقو ته شاباسے هم پکار دے ، د هغوی حوصلو ته سلام هم پکار دے چې دغه وخت کښې دومره افراتفری جوړه نه شوه چې څنگه پکار وی خو دا یوه خبره زه د دوئ په علم کښې راولم چې د'پټرولنگ' په حواله خبره شی، درې راکټ لانچرې سپیکر صاحب، خلاصې شوې دا د دوئ'سټریټجی' وه چې مونږه کله راکټ لانچرې خلاصې کړو نو دا چې کله دا خلق چغې شروع کړی او دې دوران کښې سیکورټی ایجنسئ دې راکټ لانچرو له لاړشی نو دې دوران کښې به مومنټ کوؤ۔ لهذا هغوی د هغې موقعې نه فائده اخستې ده، که دغلته'پټرولنگ' والا وو نو هغوی به راکټ لانچر له ځان رسولو ځکه چې کوم ځائې واقعه وشی نو سیکورټی والا هغه ځائې ته ځان رسوی۔ په دې دوران کښې زمونږ سیکورټی والا Alert وو، دوئ خپل ځائې ته اونه رسیدل، دوئ په مینځ کښې خپل انجام ته ورسیدل۔ بیا زمونږه د دې شپې چې مونږ وئیل چې سرچ آپریشن روان دے ، هغه په دې شکل روان وو چې زمونږ سپیشل برانچ والا خپله راکهی کوله او هغوی ته دا چې کوم علاقه مونږ کلیئر کړه نو هغه کلیئر کړه او د هغې نه پس مونږه پاؤکی کښې دوئ'ټریس' کړل چې دلته یو ځائې شته دے ، عوامو ته سحر پته لگیدلې ده خو پولیس ته او ایجنسو ته د شپې پته لگیدلې ده خو د وخت نه مخکښې دا کارروائی اعلان ځوک کولے نشی ځکه چې هغه اعلان کیږی نو هغه خلق تښتی هم او نا کام کیږی هم، لهذا هغوی ته هم پته وه چې پولیس دائره تاؤ کړې ده نو دغه خلق وتلے نه شو ځکه دوئ په زیر تعمیر مکان کښې شپه کړې ده او یخه یخنئ کښې ئے شپه کړې ده او سحر چې خلق ورغلی دی نو د دې پته لگیدلې ده۔ د هغې نه پس زمونږ پولیس، زه د دې هاؤس نه پولیس دې حوصلو ته سلام پیش کوم چې د پولیس دا کار نه وی چې هغه په محاذ باندې و جنگیږی او نه ئے دا کار وی چې هغه گوریلا 'وار' وکړی خو زمونږ د پولیس هغه ټریننگ، دلته هغه

مراعات ، زمونږه ارادې او د دې هاؤس او د عوامو سپورټ زمونږ پولیس دومره مضبوط کړے دے چې هغوی د دې نه خبر شو، نیغ په هغه ځی ورغلی دی د یو خاص وقفې نه پس که فوری ورتلل نو دیکښې 'کیجولټی' ډیره کیدله لهذا دوئ یو خاص وقفې نه پس ورغلی دی، هغوی پرې هینډ گرنیډ راګزار کړے دے، زمونږه یو سپاهی زیات زخمی شو خو د ډزو په وجه باندې ایمبولنس هلته بوتلے نه شو نو په دې وجه هغه د زخمونو او د وینې د بهیدو په وجه شهید شو. درې په هغې کښې زمونږه زخمیان شو او دغه رنګ زمونږه یو د پولیس، د فوج چې هغه بیا ماته وروستو پته و لګیده چې یو ملګرے زمونږه د فوج په هغې کښې شهید شوے دے او دغه رنګ د شپې زمونږه یو پولیس والا شهید وو. داسې زمونږه عوام شپږهغې کښې شهیدان شوی دی خو لس کسان راغلی وو دهشت ګرد او د هغې د ثبوت د پاره چونکه د دهشتګردو خپل ترجمان دا خبره کړې ده چې مونږه دوه ګاډو کښې خلق ورلیږلی دی او هغه به په خپله طریقو باندې په دوه ځایونو باندې راځی او د دوئ ټارګټ کښې 'ایئر بیس' وو. داسې هغه 'ایئر بیس' لکه مهرا، 'ایئر بیس' ، کامران 'ایئر بیس' چې هغې کښې ورغلی وو. داسې چې کوم دے د دوئ خپل یو پروګرام وو او دیکښې 'فارن' مطلب دے چې Militants استعمال شوی دی چې هغې کښې شلور کسان په موقع باندې د هغې پته هم ولګیدله هغه Tattoos پرې جوړ وو، دا Tattoos د دې د پاره جوړیږی چې د دوئ د آرګنائزیشن خپلې نخښې وی او Internationally هغوی د خپل آرګنائزیشن وی، که چرته د ده بدن داسې وی چې مخې ته پیژندے نشی نو چې د دې خپلې نخښې نه پته لګی چې دا زمونږ دا هغې تنظیم دے یا دا یو دهشت ګرد چې بل دهشت ګرد ته مخامخ ورشی نو دوئ چې په یو بل آواز کوی چه زه ستا یمه او یو یو نو هغه یو بل چې په شکل نه پیژنی نو په دې نخښو یو بل پیژنی، دا یو زړه طریقه ده چې دا په دوئ کښې رائج ده، لهذا په دیکښې ازبک، عرب، چیچن، تاجک هغه چې کوم دے اوس په هغې شکل استعمالیږی خو د دوئ زیات امکان دا ازبک او ورسره د یاغستان خلق وو، لهذا په دې بنیاد باندې هغه خلق هم خپل انجام ته ورسیدل. په دې موقع باندې ګران وو زه دې خپل هاؤس ته وایم چې دې کښې شک نشته چې دا یو ډیر سخت هغوی 'اټیک' کړے وو او د هغې

شا ته چې راکټ لانچر استعمالیږی، راکټ لانچرو سره خلق وو، د قبائلی بیلټ کښې خلق هغوی ته په انتظار ناست وو۔ که چرته دوئ دا 'ایئر بیس' قبضه کړے وے نو د 'ایئر بیس' سره بیا زمونږه د ټولو خلقو، چې قبائلو کښې ورته کوم خلق ناست وو، دا ټوله علاقه به دوئ قبضه کوله او د 'ایئر بیس' په خوا کښې زمونږ ټی وی سټیشن دے او دغلته زمونږه د فوج حساس نور زمونږه Installations دی، لهذا هغوی په ډیر غټه اراده راغلی وو خو دا یو میسج هغوی ته لاړو، دا پبلک ته هم دا خبره کول غواړو چې که Militants ډیرهم مضبوط وی، که هغوی ډیره غټه منصوبه لری خو نن مونږه د خپلو ارادو په بنیاد، د لوئے خدائے فضل په بنیاد او زمونږ د سیکورټی ایجنسو په بنیاد، هغوی د نرتوب مقابله کړې ده، خصوصاً پولیس او پولیس سره بیا حکومت کښې زمونږ فوج هغوی چې کومه نګرانی کړې وه، مقابله کړې ده، عوامو ته هم دا میسج ورکړو چې که حالات هر څومره سخت شی، هر څومره واقعات راشی او دهشتګرد هر څومره واقعات کوی خو دومره زور او دومره ارادې پخې لرو چې د دغې خلقو ارادې ناکام کوی۔ د خدائے په فضل سره هغه ټول دهشتګرد چې نن نشته دے او هغلته زمونږه عوام شته۔ خلق هم شته، هم دا پخه اراده لرو چې د دې خلقو دغې ارادو ته شکست ورکړو، د دوئ خبرې له جی راځم چې زمونږه کوم د شهیدانو خبره ده، هغه خو معلومه خبره ده، کوم زخمیان دی، هغه هم معلومه ده، کوم چې دوئ خبره کوی، بالکل دا د خپل شکل یو نوې غوندې واقعه شوې ده، ډیره غټه واقعه ده او د ایئر پورټ په خوا کښې ده او ډیر Sensitive ځائې کښې شوې ده او د هغې نه پس په ټوله علاقه کښې ډزې شوې دی او زه جناب سپیکر صاحب خپل قوم ته په دې هم شاباسے ورکوم چې په شا ن د فلسطینیانو غوندې جنګیدو۔ زمونږ پولیس ډزې کولې، زموږه فوج ورسره ولاړ وو، زمونږه په کوڅه کښې زنانه، زمونږه ماشومان، زمونږ سړی هغه هم د نرانو غوندې ولاړ وو، څوک تښتیدلی نه دی، چا داسې افراتفری جوړه کړې نه ده لهذا دا هم دې وخت مونږ دومره مضبوط کوؤ چې عوامو ته هم په دې مونږ شاباسے ورکړو او بالکل د هغوی د عوامو چې دوئ کوم یادوی چې د چا پراپرټی ته نقصان رسیدلے دے، کوم هم داسې هغوی ته نقصان رسیدلے دے او حکومت به خصوصی طور، زه په

دې هاؤس کښې هم دوئ سره بالکل، زمونږ 'کمټمنټ' دے په دې لحاظ چې مونږ به ګورو چې دوئ سره څه کولے شو، د نورو په نسبت چې مونږه دوئ څومره هم سپورټ کولے شو، کوؤ به. جناب سپیکر صاحب، یو وړه خبره چې زه اوس د جمرود نه راغلے یم او په جمرود کښې چې کومه واقعه وشوله، په 'مین' بازار کښې د هغوی نو د دهشتګردو ځان ته Planted یو موټر ودرولے وو، په هغې کښې د بارودو نه ډک وو او هغه یا خو ریموړټ دے او یا ټائم دے، هغه چې بلاسټ شوے دے، اوولس په موقع زمونږ ملګری هلته کښې شهیدان شو او پینځه څلویښت کسان زخمیان شو. زه هغه موقع له هم لاړم او زه په دې لاړم، د دې خبرې ذکر ځکه کوم چې دا دریمه واقعه وه چې په جمرود کښې شوې وه نو چې زه دوه ځله مخکښې تلمه نو ما له سیکورټی ایجنسو او د هغې ځائې انتظامیې اجازت رانکړو، نن ئے راله هم نه راکولو خو ما وئیل چې زه ځکه ځمه چې داسې قبائلی وروڼه زمونږه اونه وائی چې 'سټلډ بیلټ' کښې خو دوئ تپوس کوی او زمونږه تپوس نه کوی، نو ما ورته اووئیل چې زه په هر قیمت درځم او زه قبائیلی وروڼو ته د دې اسمبلئ نه وایم چې ټهیک ده ستاسو به په دې اسمبلئ کښې نمائندګی نه وی خو که ستاسو انتظامی نمائندګی نشته خو زمونږه د مذهب جذبه، قومی جذبه، د خاورې جذبه د ژبې جذبه چې تاسو باندې تکلیف دے، بالکل مونږ تاسو سره ولاړ یو، څنګه چې په 'سټلډ بیلټ' کښې مونږه د دهشتګردئ خلاف ولاړ یو، داسې د قبائیلی وروڼو سره هم ولاړ یو او هغوی سره مې هم یو خبره وکړله چې هغوی وئیل چې زمونږه مراعات د دې نه ستاسو د'سټلډ بیلټ' نه کم دی نو ما ورته اووئیل چې بالکل مونږ به مرکز ته هم درخواست کوؤ، نو ستاسو په وساطت مرکز ته درخواست کوم چې څنګه په 'سټلډ بیلټ' کښې خلق شهیدان کیږی او څنګه زخمیان کیږی، هم دغه رنګ د ټرائیبل بیلټ هم انسان دی چې کوم شهیدان کیږی او زخمیان کیږی، پکار ده چې د مرکز نه هم زمونږ غوندې پیکج ورکړے شی چې هغوی کښې احساس کمتری نه پیدا کیږی، نو زه د صوبائی ترجمان په حیثیت او د دې اسمبلئ د غړی په حیثیت ستاسو په وساطت مرکزی حکومت ته وایم چې د ټرائیبل بیلټ خلقو له هم هغه هومره مراعات ورکړئ چې څومره مراعات زمونږه د 'سټلډ بیلټ' د خلقو سره

دی او مونږ به هم د خپل طرف نه کوشش کوؤ چې مونږه هغوی ته په دې مراعاتو کښې څه Help کولے شو، هغه به کوؤ۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

Mr. Speaker: Thank you ji. The Sitting is adjourned till 03:30 pm of tomorrow afternoon.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 18دسمبر 2012ء بعداز دوپہر ساڑھے تین بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)